REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT. NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP.3.

جلد ۲۶

ایڈیٹر۔
محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:۔
جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شمارہ ۸

شرحِ چندہ:۔
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN. 143516.

۵ ربیع الاوّل ۱۳۹۷ ہجری　　۲۴ تبلیغ ۱۳۵۶ ہش　　۲۴ فروری ۱۹۷۷ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ تبلیغ (فروری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حضرت ناظر صاحب خدمت درویشان ربوہ کی طرف سے موصولہ مؤرخہ ۷۷-۲-۹ کی پہلی اطلاع یہ ہے کہ "حضور کی طبیعت معدہ میں سوزش اور جلن کی وجہ سے ناساز ہے۔" اسی تاریخ کی دوسری اطلاع یہ ہے کہ

"معدہ کی سوزش میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے فرق ہے۔ الحمدللہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی۔ درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

● حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ محترمہ سیدہ امۃ السلام بیگم صاحبہ محترم نواب مسعود احمد خاں صاحب ناحال صاحبِ فراش ہیں۔ احباب ان کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کیلئے دعا فرمائیں۔

قادیان ۲۱ تبلیغ (فروری) حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ناظر اعلیٰ و امیر مقامی

(آگے صفحہ ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں)

جماعت احمدیہ نائیجیریا کی ستائیسویں کامیاب سالانہ کانفرنس

رپورٹ مرتبہ مولوی صفی الرحمٰن صاحب خورشید سنوری

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کی ستائیسویں سالانہ کانفرنس، مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج لیگوس میں مؤرخہ ۲۴۔۲۵۔۲۶ دسمبر ۱۹۷۶ء کو نہایت کامیابی کے ساتھ جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک!

جلسہ سالانہ کے انتظامات!

جلسہ سالانہ کے انتظامات کو مختلف شعبہ جات میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس سلسلہ میں تین دفعہ اجلاس بلاکر تمام انتظامات کا جائزہ لیا جاتا رہا۔ اور جلسہ سے ایک روز قبل محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا نے جلسہ انتظامات کا جائزہ لیا۔ اور کارکنان کو ضروری ہدایات دیں۔

انتظامِ خوراک

یہاں پر خوراک کے لئے وہی نظام جاری کیا جاتا رہا ہے جو کہ مرکز سلسلہ میں ہے۔ اس سے قبل تین جگہوں پر کھانے کا انتظام ہوتا رہا ہے۔ مگر آئندہ سال کے لئے بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر اس میں اضافہ ناگزیر ہے۔ ان تمام لنگر خانوں کا انتظام مقامی دوست کرتے ہیں۔ اس دفعہ حاضری دگنی رہی۔ لیکن کسی جگہ سے شکایت نہیں ملی۔ الحمدللہ۔

سہ روزہ کانفرنس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

افتتاحی اجلاس

مؤرخہ ۲۴ فتح (دسمبر ۱۹۷۶ء) بروز جمعۃ المبارک صبح ساڑھے نو بجے افتتاحی اجلاس کی کارروائی زیرِ صدارت جناب اولا ابراہیم کمشنر برائے زراعت اوگون (OGUN) سٹیٹ شروع ہوئی۔ اجلاس سے قبل آپ نے محترم امیر صاحب کی معیت میں پہلے نائیجیریا اور پھر احمدیت کے عَلم لہرائے۔ اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ لیگوس کے خدام کے گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اس کا انتظام امسال ہی شروع ہوا ہے۔ ازاں بعد مکرم مولوی سید عزیز احمد شاہ صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوا۔ آپ کے بعد لوکل مشنری جناب دراموُلا صاحب نے قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے چند اشعار پڑھے اور پھر عزیزم محمد اظہر شاہد ابن محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے مقامی زبان یوربا میں نظم پڑھی۔

محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد نے افتتاحی تقریر سے قبل باہر سے آئے ہوئے پیغامات پڑھ کر سُنائے۔ آپ نے اپنی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ اور بتلایا کہ انہوں نے جو سفر محض للّٰہی اغراض کو پورا کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اُن دُعاؤں سے حصّہ لینے کے لئے اختیار کیا ہے جو آپ نے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے فرمائی ہیں۔ تو ہماری ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ان ایام میں حقیقی طور پر اپنے وقت کو خدا اور اس کے رسولؐ کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے لئے وقف کریں۔ پھر آپ نے سال کے دوران ہونے والے بعض اہم کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے احباب جماعت کو بتلایا کہ اس سال کی سب سے بڑی کامیابی یوربا زبان میں قرآن مجید کی اشاعت ہے۔ آپ نے جوبلی فنڈ کی عظیم سکیم کے سلسلہ میں احباب کو یاد دلایا کہ اب اس کا تیسرا مرحلہ ختم ہونے والا ہے۔ اس لئے وعدہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ تیسری بات آپ نے یہ بتلائی کہ اس سال کے شروع میں نائیجیرین براڈکاسٹنگ والوں نے ہماری مسجد سے جمعہ کی سروس بند کر دی ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں مؤثر رنگ میں اربابِ حکومت کو اس ناانصافی کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دُعا کے بعد اجلاس کی بقیہ کارروائی شروع ہوئی۔

صدرِ محترم جناب ابراہیم صاحب نے اپنے خطاب میں نہ صرف جماعت بلکہ تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر اسلام کی خدمت کریں۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ دُنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے قرآنی تعلیم پر عمل کرنا اپنا شعار بنائیں۔ اور اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں، ہمیں قربانیوں کے میدان میں نہایت اعلیٰ مقام پر دیکھنا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہر تحریک پر والہانہ طور پر لبیک کہتے ہوئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ آخر میں آپ نے بھی حکومت وقت سے اپیل کی کہ جمعہ سروس، جو بند کر دی گئی ہے۔ اس کو دوبارہ جاری کیا جائے۔ اور نائیجیریا کا آئین جو حق ہمارا تسلیم کرتا ہے وہ دیا جائے۔

آپ کے بعد جناب الفا ایس۔ بی گیوا صاحب نے "حقیقت دعا" پر روشنی ڈالی۔ اور آپ نے بتلایا کہ جس چیز کو دنیا اور خصوصاً مسلمان بھلا چکے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت کی وجہ سے ہمیں وہ نعمت پھر ملی ہے۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ انسان اپنی زندگی کو اسلامی تعلیمات پر ڈھال کر ہی یہ انعام حاصل کر سکتا ہے۔

جناب الفا آر۔ اے۔ آلوا صاحب نے یوربا زبان میں "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے موضوع پر پُرمغز تقریر فرمائی۔ اور بتلایا کہ احمدیت ہی کی برکت سے نتیجہ میں پھر اسلام کو دُنیا میں برتری حاصل ہوگی۔ اور باطل عقائد کا خاتمہ ہوگا۔

مشن کی طرف سے حال ہی شائع ہونے والی کتاب "Yoruba — Traced to Arabia" کا رسمی تعارف جناب جسٹس عبدالرحیم صاحب بکری نے کرواتے ہوئے جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر کی کمال جانفشانی سے محنت کو سراہا اور بتایا کہ آپ نہ کبھی نائیجیریا میں آئے اور نہ ہی زبان سیکھی۔ مگر آپ نے یہ کارنامہ سرانجام دے کر اس ملک کی عظیم خدمت کی ہے اور یہ باعث فخر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس دعویٰ کو کہ عربی امّ الالسنہ ہے، ایک بار ہماری سرزمین میں بھی ثابت کرنے کا شرف محترم شیخ صاحب کے ذریعہ جماعت کو ملا۔ آپ نے احباب جماعت سے درخواست کی کہ وہ خود بھی اس کو پڑھیں اور علمی طبقہ تک اس کو پہنچا کر اس علمی تحقیق سے ان کو بھی فائدہ پہنچائیں۔

(آگے صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام

قادیان میں جلسہ مصلح موعودؓ کا انعقاد!

عظیم الشّان نشانِ رحمت کے مختلف پہلوؤں پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

اِس مبارک دن کی خوشی میں چراغاں اور مختلف علمی و ورزشی مقابلے

رپورٹ مرسلہ مکرم بھائی عبدالرحیم صاحب دیانت سیکرٹری تبلیغ و تربیت ــ مرتبہ مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب بھدرواہی ۔

قادیان ـ ۲۰ ر تبلیغ (فروری) ـ آج صبح ۹ بجے مسجد اقصےٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام، سابقہ روایات کے مطابق جلسہ مصلح موعودؓ کا انعقاد عمل میں آیا ۔ اس جلسہ کی صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلےٰ و امیر مقامی نے فرمائی ۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآن کریم سے کارروائی کا آغاز ہوا ۔ بعدہٗ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے خوش الحانی سے نظم سنائی ازاں بعد صدرِ محترم نے اپنی افتتاحی تقریر میں مختصراً مگر جامع رنگ میں ۲۰ ر فروری کے دن کو اس اہتمام کے ساتھ منائے جانے کی غرض و غایت، پیشگوئی مصلح موعودؓ کی عظمت، اس کی شان اور اس کے بابرکت نتائج بیان فرمائے آنمحترم نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوشیارپور کے مقام پر چلہ کشی فرمائی اور ایسی ریاضت کی جو انقطاع کُلّی کا رنگ رکھتی تھی ۔ اور آپ نے اپنی عاجزانہ و متضرعانہ دعاؤں میں جو کچھ مانگا اللہ تعالےٰ نے وہ سب آپ کو عطا فرمایا جیسا کہ پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے ۔

آخر میں آنمحترم نے فرمایا کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے ذریعہ زندہ خدا کی ہستی کا زبردست ثبوت اور اسلام و قرآن کریم کی صداقت اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلےٰ و ارفع مقام ظاہر ہوتا ہے ۔

افتتاحی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے عظیم الشان بشارت دربارہ "مصلح موعودؓ" کی الہامی عبارت کا متن حاضرین کو پڑھ کر سنایا

اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے کی تھی آپ کی تقریر کا عنوان تھا " تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔" آپ نے فرمایا کہ الہامی عبارت کا یہ حصّہ دو رنگ میں پورا ہوا ۔ ایک تو ۱۲ ر جنوری ۱۸۸۹ء کو جبکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی ۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبل از وقت دی ہوئی بشارت پوری ہوئی اور دینِ اسلام کا شرف دنیا پر ظاہر ہوا ۔ دوسرے اُن کارناموں کے ذریعہ جو آپ نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور قرآن مجید کی اشاعت کے سلسلہ میں سرانجام دیئے ۔ اس ضمن میں موصوف نے مختلف ممالک میں احمدیہ مشن قائم کئے جانے مبلغین بھجوائے جانے اور مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کروائے جانے کا خاص طور پر ذکر کیا ۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمتِ قرآن کے عظیم شاہکار "تفسیر کبیر" کی عظمتِ شان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضورؓ نے معترضینِ قرآن پر ہر طرح سے اتمام حُجّت کی اور ہر مکتبِ فکر و خیال کے طبقہ پر کلام اللہ کی برتری ثابت کر دی ۔

دوسری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے فرمائی عنوان تھا " پیشگوئی مصلح موعودؓ کا خدا تعالےٰ کی رحمت قدرت اور قربت کا نشان ہونا ۔" آپ نے ہر سہ پہلوؤں کو جداگانہ طور پر مختلف حقائق اور واقعات کی روشنی میں بیان کیا موصوف نے بتایا کہ خدا کے رسول اس کی طرف سے رحمت ہوتے ہیں اسی طرح ان کے نائبین اور خلفاء بھی رحمت کا موجب ہوتے ہیں ۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ کا وجود مثال کے طور پر تقسیم ملک کے وقت اپنوں بلکہ غیروں کے لئے بھی رحمت کا موجب ثابت ہوا ۔ قدرت کا نشان ہونے کے متعلق وضاحت فرمائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں خدا تعالےٰ کی مجسم قدرت ہوں ۔ میرے بعد اور وجود ہوں گے جو قدرت ثانیہ کے مظہر ہوں گے سو حضرت مصلح موعودؓ کا وجود بھی قدرتِ ثانیہ کا مظہر تھا ۔ اور ہر مرحلہ پر خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت اور قادر ہونے کا ثبوت دیا اس ضمن میں بھی موصوف نے متعدد مثالیں پیش کیں ۔ آخر میں قربت کے تعلق میں علاماتُ المقربین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "تذکرۃ الشہادتین" میں رقم فرمائی ہیں، ان میں سے چند ایک پڑھ کر سنائیں اور بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے وجود میں یہ سب علامتیں موجود تھیں ۔

" وہ جلد جلد بڑھے گا ۔ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا ۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی ۔"

الہامی عبارت کے اس حصّہ پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے تقریر فرمائی ۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پیشگوئی کے مطابق جسمانی اور روحانی طور پر جلد جلد بڑھے چنانچہ نوعمری ہی میں آپ کے علمی کارنامے ایسے حیران کن تھے کہ جو اپنے آپ کو عالم سمجھتے تھے وہ بھی تعریف کئے بغیر نہ رہ سکے ۔ موصوف نے بتایا کہ یہ بھی ایمان افروز بات ہے کہ آپؓ کی پیدائش کے بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت لینی شروع کی اور پھر جماعت بھی حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ ساتھ جلد جلد ترقی کے منازل طے کرنے لگی ۔

پھر موصوف نے عنوان کے دوسرے پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ مختلف غلام قوموں کو اُٹھانے، ان کے جائز حقوق دلوانے میں حضورؓ نے نمایاں کردار ادا کیا ۔ اور مختلف قسم کے رسم و رواج کی زنجیروں سے نہ صرف اپنی جماعت کو بلکہ دوسروں کو بھی نجات دلائی ۔

آخر میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعہ زمین کے کناروں تک کی جانے والی تبلیغ اسلام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ جہاں تک آپ کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ پہنچی وہاں تک آپ کے نام نے شہرت پائی ۔ اور مختلف قوموں نے آپ کے ذریعہ جسمانی و روحانی برکات حاصل کیں ۔ اس ضمن میں خاص طور پر تاریک براعظم افریقہ کا ذکر فرمایا ۔

بعدہٗ عزیز ٹی احمد سعید مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا ۔

" تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا وکان امراً مقضیاً "

پیشگوئی کی عبارت کے اس آخری حصّہ پر مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان نے تقریر فرمائی ۔ آپ نے فرمایا کہ تین وجود ایسے ہیں جو دعاؤں کا ثمرہ ہیں ۔ قرآنِ کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے اس دعا کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ۔ چنانچہ آپؐ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنے باپ ابراہیم کی دعاؤں کا نتیجہ ہوں ۔ دوسرا وجود حضرت مہدی علیہ السلام کا ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ ہے ۔ اور تیسرے نمبر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والا وجود حضرت مصلح موعودؓ کا ہے ۔

آپ نے بتایا کہ الہام الٰہی میں مصلح موعودؓ کی جو خوبیاں اور صفات بیان کی گئی تھیں وہ سب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے وجود میں موجود تھیں ۔ حضورؓ نے اپنے باون سالہ دورِ خلافت میں جماعتِ احمدیہ کو بین الاقوامی حیثیت دلوائی ۔ اور اسلام کا ساری دنیا میں ڈنکا بجادیا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب بنے اور قوموں کو برکت عطا کی ۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پانے کے بعد اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے

مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مصلح موعودؓ عین پیشگوئی کے مطابق الہام الٰہی میں بیان شدہ تمام امور پورا کر چکنے کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے گا ۔ اور حضرت مصلح موعودؓ کا وصال کامیابی و کامرانی کے بعد ہوگا ۔ ناکام اس دنیا سے نہیں اٹھائے جائیں گے ۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق اپنے مقاصد میں ظفر و منصور ہوتے ہوئے حضورؓ نے خود اپنے ایک شعر میں فرمایا ہے کہ ؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملّت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

اس تقریر کے بعد عزیز محبوب احمد صاحب امروہی نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا ۔

اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے فرمائی ۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق چند ضروری باتیں اور بعض ایمان افروز نکات بیان فرمائے آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عظیم الشان پیشگوئی کا مقصد کیا تھا وہ ان اشعار سے ظاہر ہے جو آپ نے یکم مارچ ۱۸۸۶ء والے اشتہار کے ابتداء میں تحریر فرمائے ہیں ؎

(آگے صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اجتماعات کے موقع پر اسلام نے ظاہری اور باطنی ہر دو قسم کی پاکیزگی کے متعلق خاص طور پر تاکید کی ہے

اس لئے

جسم اور ماحول کی صفائی کا خیال رکھیں اور پاکیزہ اور حسین عمل کی راہوں کو اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں

دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے اعمال بجالانے کی توفیق عطا فرمائے جن کی وجہ سے ہم اس کی نگاہ میں متقی اور پاکیزہ ٹھہریں

از حضرة خليفة المسيح الثالث ايده الله تعالیٰ بنصره العزيز فرموده ۱۹ر نبوت ۱۳۵۵ ہش مطابق ۱۹ر نومبر ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"گذشتہ جمعہ سے چند دن قبل انفلوئنزا کا بڑا سخت حملہ ہوا اب اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اس نے صحت دی ہے، الحمد للہ- بیماری کی وجہ سے میں گذشتہ جمعہ کی نماز نہیں پڑھا سکا اور بعض ضروری باتیں جو میں نے

جلسہ سالانہ کے متعلق

آپ سے کرنی تھیں نہ کر سکا۔ ایک ہفتے کی تاخیر کے بعد آج وہ باتیں کروں گا۔

ہمارے اسلامی اجتماعات کے متعلق اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایسے مواقع پر طہارتِ ظاہری اور باطنی کا خاص طور پر خیال رکھا جائے یعنی اندرونی اور بیرونی پاکیزگی کی طرف توجہ کی جائے۔ جہاں تک اندرونی روحانی پاکیزگی کا سوال ہے اس کے بغیر تو زندگی کا کوئی لطف ہی نہیں کیونکہ روحانی پاکیزگی کے بغیر اللہ تعالیٰ سے قرب کا وہ تعلق پیدا نہیں ہو سکتا جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس کے نتیجہ میں انسان اس دنیا میں امن اور خوشحالی کی زندگی گزارتا ہے۔

اس زمانہ میں جب ہم دنیا پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمارے دل میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ کس قدر بد قسمتی ہے انسان کی کہ وہ خدا سے دور ہو گیا ہے اور باوجود دنیوی آسائشوں کے قلبی راحت سے وہ محروم ہو گیا ہے۔ اس وقت یہ سمجھا جاتا ہے کہ دنیوی تہذیب اپنے عروج پر ہے۔ امریکہ ہے، انگلستان اور یورپ کے دوسرے ممالک ہیں، ان کے علاوہ بھی کئی دوسرے ملک ہیں جن کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ بہت ہی مہذب ہیں ان کی تہذیب اپنے عروج تک پہنچ گئی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ انہیں روحانی اور قلبی طور پر سکون حاصل ہے اور نہ ان کا معاشرہ

امن اور سکون کی ضمانت

دیتا ہے۔

اب اس وقت اس مہذب دنیا میں جو سب سے مہذب جگہ یا شہر تصور میں آسکتا ہے وہ تو وہی جگہ ہو سکتی ہے جہاں دنیا کی اقوام نے اپنا اڈہ بنایا یعنی U.N.O (اقوامِ متحدہ) جس شہر میں قائم ہے۔ نیویارک اس کا نام ہے اور وہ امریکہ میں ہے۔ اس دفعہ جب میں وہاں دورے پر گیا تو وہاں کے ہمارے مبلغ انچارج کہنے لگے کہ جس جگہ (کسی زمانہ میں وہ جگہ بڑی اچھی تھی) ہمارا مشن ہاؤس ہے اور جہاں نمازیں پڑھی جاتی ہیں جب شہر بڑھا اور حالات بدلے تو اب اس کا یہ حال ہے کہ وہ ہنس کر کہنے لگے کہ جب میں یہاں آیا تو احمدیوں نے مجھے کہا۔ دیکھنا سورج غروب ہونے کے بعد اس مشن ہاؤس سے باہر نہ نکلنا اگر باہر ہوں تو سورج غروب ہونے سے پہلے واپس آجانا کیونکہ کچھ پتہ نہیں کہ راستے میں تمہیں پکڑ لیا جائے اور تمہارے پیسے چھین لئے جائیں گھڑی اتار لی جائے یا زدوکوب کیا جائے۔

غرض اس دنیا میں جرائم اس قدر پیدا ہو چکے ہیں کہ ایک انسان جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا اور یقین رکھتا ہے کہ

خدا تعالیٰ کے قرب کے بغیر

حقیقی راحت اور سکون مل ہی نہیں سکتا، وہ اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہ لوگ خدا سے دور ہو گئے اور انہوں نے اپنی تمام حقیقی راحتیں اور تمام سچے سکون عارضی خوشیوں پر قربان کر دیئے ہیں جرائم کی کثرت نے اندرونی طور پر ان قوموں کا جو مہذب ترین اقوام کہلاتی ہیں، سکون برباد کر دیا ہے مجھے یاد آیا کہ کسی یورپین ملک کے ایک بہت بڑے افسر جو اپنی فرم کی طرف سے ہمارے ہاں ٹھیکوں (CONTRACTS) پر کام کرنے کے سلسلہ میں یہاں آئے ہوئے تھے، انہوں نے ہزاروں روپیہ دے کر السیشن (ALSATION) کتا خریدا جو پہرے کا کتا ہے۔ کسی دوست نے ان سے کہا آپ کو اس کی کیا ضرورت تھی آپ تو یہاں سے اپنے ملک (یورپ) واپس جا رہے ہیں اور وہ تو بڑی مہذب دنیا ہے اس لئے آپ کو پہرے کے لئے اس قسم کا کتا خریدنے اور اس پر اتنا خرچ کرنے کی کیا ضرورت ہے وہ کہنے لگا جتنا میں نے اس کی خرید پر خرچ کیا ہے اس سے آٹھ دس گنا زیادہ میں اس کی تربیت اور ٹریننگ پر خرچ کروں گا کیونکہ اس قسم کے خطرناک ڈراؤنے کتوں کے بغیر ہم لوگ اپنے گھروں میں بھی خود کو محفوظ نہیں سمجھتے۔

پس اندرونی طور پر ان مہذب ممالک کا یہ حال ہے کہ کوئی سکون نہیں کوئی حقیقی راحت نہیں۔ بعض دفعہ مرد گھر میں نہیں ہوتا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے اور اگر مالکہ مکان دروازہ کھول دے تو اس کی عزت بھی اور جان بھی چلی جاتی ہے اس قسم کے خطرہ کے لئے اب انہوں نے دروازوں میں ایسے چھوٹے چھوٹے سوراخ بنائے ہیں جو باہر سے نظر نہیں آتے ان سوراخوں کے ذریعہ دروازہ کھولنے سے پہلے باہر جھانک کر دیکھ لیا جاتا ہے کہ کس قسم کا آدمی ہے واقف بھی ہے یا نہیں۔ بہر حال یہ جو مہذب دنیا کہلاتی ہے، اپنے پیدا کرنے والے ربِ کریم سے دوری کے نتیجہ میں ان کا امن اور سکون برباد ہو چکا ہے اور یہ تو منفی پہلو ہے جو مثبت پہلو ہے اور جس سے وہ بد قسمتی سے محروم ہو گئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے پیار کے جلووں کے نتیجہ میں انسان جو سکھ اور چین حاصل کرتا ہے اس سے محرومی ہے ان کو یہ تو پتہ ہے کہ "حرام" کے کھانے میں یا شراب کے پینے میں عارضی اور لغو قسم کی لذت ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار میں انسان کس قدر سُرور حاصل کر سکتا ہے اور اس کے اوپر

ساری دنیا کی لذتیں

قربان کی جا سکتی ہیں۔ غرض منفی پہلو سے جرائم کی کثرت نے ان کے امن کو برباد کیا اور مثبت پہلو کے لحاظ سے انہوں نے اپنے آپ کو سچی راحت اور حقیقی خوشیوں سے محروم کر لیا۔

انسانی زندگی پر بعض دفعہ ایسے اوقات آتے ہیں کہ وہ لوگ بھی جن کا ماحول بحیثیتِ مجموعی اس کوشش میں ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا ہو ان کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ اور ذمہ داریوں کے بڑھ جانے کی وجہ سے یہ خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے کہ شیطانی وساوس ان کو اللہ تعالیٰ سے دور نہ لے جائیں۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب نہ بن جائیں جیسا کہ میں نے شروع میں بتایا

ہے۔ اسی لئے اسلامی اجتماعات میں باطنی طہارت پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ باطنی طہارت اور پاکیزگی کیا ہے، یہی کہ ہمارا جو پاک رب ہے انسان کو اس کا پیار حاصل ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیار اس کے لئے راحت اور سکون کا موجب بن جائے۔ باطنی طہارت کے لئے انسان کو بڑی دعائیں کرنی پڑتی ہیں ورنہ

قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ

کا اعلان قرآن کریم کر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات غنی ہے اس کو انسان کی کیا حاجت ہے۔ انسان ہی کو ضرورت ہے کہ وہ خدا کے حضور عاجزانہ جھکے اور تضرع کے ساتھ دعا کرے تاکہ اس کی رضا انسان کو مل جائے اگر خدا کی رضا مل جائے تو گویا سب کچھ مل گیا۔ کیونکہ اجتماعات کے موقعہ پر شیطانی حملے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں یہ کہا گیا کہ دعائیں کرو خدا تعالیٰ تمہارے لئے طہارتِ باطنی کے سامان بھی پیدا کرے۔

ایسے موقع پر جب کہ بہت سے دوست اکٹھے ہو جاتے ہیں جیسا کہ ہمارے جلسہ سالانہ میں اکٹھے ہوتے ہیں طہارتِ ظاہری یعنی ظاہری پاکیزگی کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے مجھے افسوس ہے کہ اہلِ ربوہ کو اس طرف توجہ نہیں رہی شاید اس لئے کہ لمبا عرصہ ہو گیا ہے میں نے اہلِ ربوہ کو صفائی کی طرف توجہ نہیں دلائی اب دورے سے واپس آنے کے بعد بہت سے دوستوں نے مجھے یہ بتانا شروع کیا ہے کہ اس طرف توجہ بہت کم ہو گئی ہے۔ اور ہمارا یہ کافی صاف ستھرا شہر تھا، بالکل ہمارے آئیڈیل کے مطابق تو نہیں ہوا تھا۔ وہ تو انسان کوشش کرتا رہتا ہے لیکن کافی صاف ستھرا شہر تھا۔ مگر اب اتنا ستھرا نہیں رہا جتنا عام حالات میں ہوتا ہے لیکن

جلسہ کے ایام میں

تو صفائی نمایاں طور پر نظر آنی چاہئیے۔ مثلاً بعض لوگ دیواروں پر لکھ دیتے ہیں۔ مجھے تو یہ دیکھ کر بچپن سے غصہ چڑھا کرتا تھا کہ لوگ دیواروں کے اوپر اپنے اشتہار کیوں لکھ دیتے ہیں۔ مگر اس وقت اس عمر میں تو میں زبان سے بھی نصیحت نہیں کر سکتا تھا۔ یہاں کا تو مجھے علم نہیں میری نظر سے نہیں گزرا واللہ اعلم لیکن لاہور وغیرہ میں تو بعض نہایت فحش قسم کے اشتہارات بھی دیواروں پر لکھے نظر آ جاتے ہیں۔ دیواریں اشتہار لکھنے کی جگہ تو نہیں۔ اول تو یہ بھی مجھے شبہ ہے کہ بغیر مالک کی اجازت کے لوگ یہ کام کر جاتے ہیں دوسرے کی چیزمیں دخل اندازی کرنا یہ ویسے ہی بری بات ہے دوسرے کے گھر کی دیوار پر داغ لگانا یہ ویسے ہی نامناسب ہے اور طہارتِ باطنی کے خلاف ہے اور ظاہری طور پر بھی دیواریں گندی ہو جاتی ہیں۔ اور پھر بعض ایسی چیزیں ہیں کہ جن کا تقدس اور احترام مطالبہ کرتا ہے کہ اس طرح دیواروں پر ان کلمات کو نہ لکھا جائے صرف جوش میں آکر اپنا شوق پورا کرنے کے لئے تو ایسی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ یہ دیکھنے بھی برا لگتا ہے لکھنے والے بعض دفعہ خوشخط بھی نہیں ہوتے اوٹ پٹانگ لکیریں ڈالی ہوئی ہوتی ہیں ایک چیز مضمون کے لحاظ سے کتنی اچھی کیوں نہ ہو نظر کو بھی اچھی لگنی چاہئیے۔ اسی طرح سڑکیں بھی صاف ہونی چاہئیں مجھے بتایا گیا ہے کہ چونکہ ابھی مکانوں کے بعض پلاٹس ایسے ہیں جن پر تعمیر نہیں ہوئی وہاں گند پھینک دیا جاتا ہے اور کوئی اس گند کو سنبھالنے والا نہیں۔ جو لوگ اس قسم کے کوڑا کرکٹ کو بیچ کر پیسے کماتے ہیں یعنی ربوہ کی ٹاؤن کمیٹی اس کا کام ہے کہ جہاں وہ اس سے فائدہ حاصل کر رہی ہے وہاں وہ لوگوں کو تکلیف سے محفوظ کرنے کا بھی کوئی سامان پیدا کرے بہر حال یہ تو ان کا کام ہے۔ میں تو آپ سے باتیں کر رہا ہوں۔

ربوہ کے سارے لوگ کوشش کریں

جلسہ میں تھوڑے دن رہ گئے ہیں میں نے بتایا ہے کہ ایک ہفتہ تو میں اپنی بیماری کی وجہ سے آپ کو توجہ نہیں دلا سکا۔ پچھلے جمعہ کے روز میں یہاں نہیں آ سکا۔ اس لئے اب میں یہ تو نہیں کہتا کہ ربوہ کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک دلہن کی طرح سجا دو لیکن میں یہ کہوں گا کہ جس طرح عید والے دن اور جس طرح جمعہ والے دن کہا گیا ہے کہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور ہو سکے تو خوشبو لگا کر مسجدوں میں آؤ یا عیدگاہ میں پہنچو اسی طرح ربوہ کی شکل بنا دو سارے ربوہ کو تو عطر لگانا مشکل ہے مگر سارے ربوہ سے بدبو کو دور کرنا نسبتاً آسان ہے تم اتنا ہی کرو بہر حال سارا ربوہ صفائی میں لگ جائے۔ دوست وقارِ عمل کریں یہاں تک کہ پوری صفائی ہو جائے۔

مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے اور یہ سن کر مجھے دکھ ہوا ہے کہ جو ہمارے اپنے مرکزی ادارے ہیں مثلاً صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر ہیں یا تحریک جدید ہے یا وقفِ جدید ہے۔ یا انصار اور خدام کے دفاتر ہیں یا ہسپتال ہے وغیرہ وغیرہ ان میں سے بعض میں بھی گند نظر آتا ہے اور پوری صفائی نظر نہیں آتی ان کو تو چاہیئے کہ یا تو وہ خود صفائی کا انتظام کریں نہیں تو پھر میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ وہاں آ جاؤں گا اور ہم صفائی کریں گے صفائی تو بہر حال ہونی چاہیئے کیونکہ طہارتِ باطنی اور طہارتِ ظاہری یعنی ظاہری پاکیزگی ہر دو کے متعلق اسلام نے

اجتماعات کے موقع پر

خاص طور پر تاکید کی ہے ویسے تو ایک مومن مسلم کی زندگی اس پاکیزگی اور طہارت کے بغیر تو زندگی ہی نہیں یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تو کہا لَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ کہ جہاں تک اس پاکیزگی کا سوال ہے روحانی اور باطنی پاکیزگی کا خوش فہمی میں آکر دعویٰ نہ کیا کرو لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى کہ خدا تو جانتا ہے کہ اس کی نگاہ میں متقی اور پرہیزگار کون ہے اور جو چیز خدا جانتا ہے وہ خدا ہی سے مانگنی چاہیئے۔ خدا سے دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا تو ایسے کام کی ہمیں توفیق عطا کر کہ تیری نگاہ میں ہم متقی ٹھہریں اور پاکیزہ قرار دئے جائیں اور تیرا معاملہ ہم سے اس قسم کا ہو جیسا کہ تیرا معاملہ اپنے مقدسین سے ہوا کرتا ہے بغیر دعا کے اور بغیر حسنِ عمل کے یہ چیز نہیں مل سکتی محض دعا جس کے پیچھے کوشش اور تدبیر نہ ہو وہ بھی بے معنی ہے اور کوشش اور تدبیر ہو اور دعا نہ ہو اور انسان سمجھے کہ میں اپنی طاقت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قدرت کو حاصل کر سکتا ہوں اس سے زیادہ احمقانہ کوئی تخیل نہیں ہو سکتا اپنے زور اور طاقت سے خدا سے وہی کچھ حاصل کرنے کی کوشش کر سکتا ہے جو نعوذ باللہ کوئی دماغ پھرا یہ سمجھے کہ وہ خدا سے زیادہ طاقتور ہے اپنے سے زیادہ طاقتور انسان سے بھی تم زبردستی کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے تو خدا تعالیٰ سے کیسے کر سکتے ہو اس کے لئے تو اسی سے مانگنا پڑے گا۔ اسی کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ اس کے بغیر خدا کا پیار اس کی رضا حاصل نہیں ہو سکتی اور خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ ظاہری صفائی بھی کرو اس کے لئے ظاہری صفائی کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

میں نے کہا ہے کہ ربوہ کی ظاہری صفائی کرو۔ ربوہ میں ربوہ کے مکین سڑکوں پر چلنے والے بھی ہیں اس لئے ساتھ ہی میں نے یہ بھی کہا ہے کہ کبھی بھی کسی احمدی کو گندے کپڑوں میں اور غلیظ ہیئتِ کذائی میں سامنے نہیں آنا چاہئیے اب ربوہ میں بڑی کثرت سے لوگ باہر سے آرہے ہیں اور ان میں سے بہت سے بعد میں احمدی بھی ہو جاتے ہیں تو ان کا حلیہ بدل جاتا ہے۔ صفائی کے لحاظ سے نظر پہچان لیتی ہے کہ ان کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہو گئی ہے ان میں ظاہری صفائی آجاتی ہے غلاظت کوئی نہیں رہتی پس احباب جماعت سے میں یہ کہتا ہوں کہ وہ صاف ستھرے جسم صاف ستھرے کپڑے اور

صاف ستھرے خیالات رکھیں

اور پاکیزہ اور حسین عمل کی راہوں کو اختیار کریں اور خدا کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کریں اور بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس اجتماع پر یعنی جلسہ سالانہ پر ان اعمال کے بجا لانے کی توفیق عطا کرے جن کی وجہ سے ہماری ذمہ داریاں ادا ہو جائیں اگر آپ سوچیں تو ہماری بڑی ذمہ داریاں ہیں لیکن میں اس لمبی تفصیل میں اس لئے نہیں جا سکتا کہ میں اس وقت بھی کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ انفلوئنزا اپنے پیچھے بہت کمزوری چھوڑ جاتا ہے لیکن کئی دفعہ پہلے کہا جا چکا ہے میں نے بھی کہا ہے میرے بزرگوں نے بھی ان باتوں کے متعلق آپ کو کہا زندگی رہی اور خدا نے توفیق دی تو میں بھی پھر آپ کو انشاء اللہ تفصیل سے بتاؤں گا لیکن مختصراً یہ کہ

خدا تعالیٰ سے دعا مانگو

کہ ایسے اعمال کی توفیق ملے کہ وہ آپ سے خوش ہو جائے۔ اور اس لئے بھی خوش ہو کہ خدا تعالیٰ اہلِ ربوہ سے جلسہ سالانہ کے موقع پر جس قسم کے عمل کی توقع رکھتا

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۶ء

قسط نمبر ۳

مذہب کی ضرورت عصرِ حاضر میں!

از محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظرِ دعوۃ و تبلیغ قادیان

مذہب کے بارہ میں دہریوں کا ایک عام اعتراض
—اور—
اس کا حقیقت پسندانہ جواب

اعتراض: مذہب کے خلاف دہریوں کا عام طور پر ایک فرسودہ اعتراض ہے کہ مذہب کے نام پر لڑائی جھگڑے اور خون خرابے ہوتے ہیں اس لئے مذہب امن شکن ہے۔ لہٰذا ہم کو مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔

الجواب: اس اعتراض کے جواب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر مختلف مذاہب کی مذہبی کتب کا مطالعہ کیا جائے تو ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مذہب بلا وجہ قتل خونریزی کی اجازت نہیں دیتا تاریخ ادیان ہم کو بتاتی ہے کہ ہمیشہ لا مذہبی لوگوں نے ہی مذہب والوں کی شدید مخالفت اور ان کا خون کیا ہے۔ انبیاء و مرسلین کے مخالف ان پر اور ان کے ماننے والوں پر عرصۂ حیات تنگ کرتے اور ان پر ظلم و ستم کرتے ہیں محض خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے کی وجہ سے ان مظلوموں اور معصوموں کے خون سے زمین کو لالہ زار بنایا گیا۔ آخر مجبور ہو کر انہوں نے بھی اپنے حق مدافعت کو استعمال کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے یہ مومنین اپنے دفاع اور حصول آزادی مذہب میں کامیاب و کامران ہوئے اور ان کے مخالفین ناکام و نامراد۔ تو کبھی مخالفین کی طرف سے یہ شور مچایا جاتا ہے کہ مذہب کے ماننے والوں نے ہم پر ظلم و ستم کیا۔ جبکہ یہ مخالفین انبیاء اپنے ظلم و ستم اور خونریزی کو یکسر عمداً اور ارادۃً فراموش کر دیتے ہیں۔

۲۔ اس ضمن میں یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ سائنس جس کو مذہب کا قائمقام سمجھا جاتا ہے کیا اس نے زہریلی گیسوں ایٹموں اور مہلک ہتھیاروں سے دنیا میں خون خرابہ نہیں کیا۔ جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم ثانی کی تباہ کاریوں کو مدنظر رکھا جائے تو جسم پر ایک لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ یہ سب سائنس کا کرشمہ ہے سائنس کی ایجادات نے ایک ہی وقت میں جتنے لوگوں کو تباہ و برباد کیا ہے۔ مذہب نے (مذہبی جنگوں میں) اتنے لوگ ہلاک نہیں کئے گذشتہ جنگِ عظیم ثانی میں کیا امریکہ نے جاپان کے دو بڑے شہروں ناگاساکی اور ہیروشیما پر دو ایٹم بم گرا کر لاکھوں لوگوں کو تباہ و برباد نہیں کیا کیا یہ سائنس کا کرشمہ نہیں اس تباہی و بربادی کے باوجود سائنس کی ترقی کا نتیجہ ہے پھر بھی لوگ اب سائنس کی ریسرچ کیوں کرتے ہیں؟ پس سائنس کے غلط استعمال اور اس کے تخریبی پہلوؤں کے موجود ہونے کے باوجود اگر سائنس پر کوئی اعتراض نہیں تو اگر کبھی مدافعت کے رنگ میں مذہبی جنگیں ہوئیں اور کچھ قتل و خونریزی بھی تو مذہب پر کیوں اعتراض کیا جاتا ہے؟ مذہب کے مثبت اور تعمیری پہلو کو کیوں نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ مذہب نے ہمیشہ دنیا میں اصلاح و سدھار کیا ہے لوگوں میں اخلاقی اور روحانی تبدیلی پیدا کر کے ان کے دلوں میں سکون و اطمینان پیدا کیا ہے۔ اور یہ سکونِ قلب ان کو سائنس نہ عطا کر سکی جس کا زندہ ثبوت آجکل کے ترقی یافتہ ممالک میں پائی جانے والی بے اطمینانی ہے جن کے سروں پر جنگ کا خطرہ ہر وقت منڈلا رہا ہے۔

۳۔ مذہبی دنیا میں لاکھوں انسان دنیوی علوم کے اعتبار سے بھی قابل دیانتدار اور روحانیت میں بھی کامل نبی رسول اوتار ملیں گے۔ مگر دہریت کی دنیا میں اس پایہ کا کوئی آدمی بھی نظر نہیں آئے گا۔ جو خلوصِ قلب سے مخلوقِ خدا کا سچا خیر خواہ اور اخلاقِ فاضلہ سے متصف ہو کیونکہ دہریوں کے نزدیک اخلاقِ فاضلہ کا نہ کوئی معیار نہ ہی اس کی کوئی حیثیت دنیا اور اس کے اغراض و مقاصد یا سیاست اور غلبہ و اقتدار کا جائز و ناجائز طریق پر حصول صرف ان کا مطمح نظر اور نصب العین ہوتا ہے۔ اپنے دنیوی مقاصد کے حصول کے لئے مخلوقِ خدا پر ظلم و ستم اور قتل و خونریزی ان کی نگاہ میں معمولی حیثیت رکھتی ہے اس لئے یہ دہریہ اور کمیونسٹ مخلوقِ خدا کا خون بہانے میں بے خوف و دلیر ہوتے ہیں کیونکہ ان کے قلوب خشیتِ الٰہی سے خالی ہوتے ہیں لادینی کمیونسٹ ممالک کی چیرہ دستیوں کی الم انگیز داستان اس پر شاہد ناطق ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں اشارہ ہی کافی ہے۔

مذہب کی تعریف

حضرات! مذہب ایک عربی لفظ ہے۔ جس کے لغوی معنے راستہ کے ہیں جس کے ذریعہ انسان اپنے منزلِ مقصود تک پہنچتا ہے اور اصطلاح میں انسان کے مقصدِ حیات تک پہنچنے کے راستہ کو مذہب کہتے ہیں بعض کے نزدیک مذہب سے مراد وہ اصول و قوانین ہیں جن کے مطابق خدا تعالیٰ کی عبادت کی جائے چنانچہ

(الف) انسائیکلو پیڈیا برٹینکا میں زیر لفظ "Religions" لکھا ہے۔

"Religions by which are meant the modes of divine worship proper to different tribes basede [sic] on the belief held in common by the members of them severally"

کہ مذہب سے مراد وہ عبادتِ الٰہی کے اصول و قواعد ہیں جو مختلف قبیلوں میں ان کے حالات کے مطابق ہوتے ہیں اور اس کی بنیاد وہ عقائد ہوتے ہیں جو قبائل کے افراد میں اجتماعی طور پر پائے جاتے ہیں

(ب) Newness Popular Encyclopedia میں مذہب کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے

"Religion is the word generally used to describe man's relation to divine or superhuman powers and the various organised systems of belief and worship in which those relations are expressed including those of primitive peopls. The essential criterin of religion is the attitude of worship"

کہ مذہب ایک ایسا لفظ ہے جو عام طور پر انسان کے خدا یا مافوق البشر طاقتوں سے تعلق کے اظہار کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور پھر ان مخصوص عقائد اور طریقہ ہائے عبادت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جن میں متذکرہ بالا تعلقات کا ذکر ہو خواہ وہ پرانے لوگوں میں پائے جاتے ہوں۔ مذہب کا بنیادی اصول عبادت ہے۔

مذہب کا فطرتِ انسانی سے تعلق

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں مذہب کا نقطہ مرکزی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا تصور انسان کی فطرت میں داخل ہے یعنی نظام عالم کے ربط اور استحکام کو دیکھ کر فطرتِ انسانی بے اختیار چاہتی ہے کہ اس کائنات کا ایک خالق و مالک اور قادر مطلق خدا ہو اس فطرتی جذبہ کی طرف آیت قرآنی اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۔ قَالُوْا بَلٰى (الاعراف آیت نمبر ۱۷۳) میں اشارہ کیا گیا ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے روحوں سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو روحوں نے جواب دیا ہاں ہاں کیوں نہیں تو ہمارا رب و خالق ہے نعم ما قال المسیح الموعودؑ

بقیہ خطبہ :-

ہے اور جس حسنِ معاملہ کا وہ حکم دیتا ہے اس کے مطابق خدا کرے کہ آپ کی زندگی کے یہ دن بھی دعاؤں سے معمور گزریں خدا تعالیٰ کی رحمتوں سے آپ کی جھولیاں بھری رہیں اور ظاہری طور پر بھی ربوہ کو صاف کر دیں اس کے لئے ہی یہاں کی جو مجلس عمومی ہے ان کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس طرف توجہ کریں اور نوجوان بچے اور بڑے سب کو اکٹھے کر کے وقارِ عمل کروائیں۔ چھوٹے چھوٹے گروپس میں بھی اور بڑے بڑے گروپس میں بھی جہاں بھی ضرورت ہو اس کے مطابق وقارِ عمل کروائیں ربوہ کی بہر حال صفائی ہونی چاہیئے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم کبھی بھی اپنے آپ کو بزرگ اور متقی اور پرہیزگار نہ سمجھیں اور نہ اس کا اعلان کریں۔

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدأ الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک
جس سے ہے شورِ محبت عاشقانِ زار کا

اس فطری حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

(الرّوم ع ۴)

اے انسان! تو اپنی ساری توجّہ دین کے لئے مخصوص کر دے ایسی صورت میں کہ تجھ میں کجی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی فطرت کو اختیار کر وہ فطرت جس پر اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی پیدائش میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی قائم رہنے والا دین ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

متذکرہ بالا آیتِ قرآنی بتا رہی ہے کہ جس فطرت کے مطابق اللہ تعالےٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ ہمیشہ قائم رہے گی اور اس کو کوئی انسان بدل نہیں سکتا۔

چنانچہ مسٹر مینسل Mr. Mansel لکھتے ہیں:-

"We are complled the constitution of our minds to believe in the existence of an absolute and Infinite Being a belief which appears forced upon us as the complement of our conciousness of the relative and finite"

یعنی۔ ہم اپنے ذہنوں کی ساخت کی وجہ سے فطرتی طور پر مجبور ہیں کہ ایک ایسی ہستی پر ایمان رکھیں جو غیر محدود۔ شئی مطلق اور غیر متناہی وجود ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہ اقرار ہمارے نفسوں میں نہایت قوی طور پر مرکوز کر دیا گیا ہے اور یہی وہ عرفان ہے جس کے ذریعہ سے ہمارا متناہی اور محدود اشیاء کے متعلق علم مکمل ہوتا ہے۔

۲۔ اسی طرح سر ولیم ہملٹن (Sir William Hamilton) لکھتے ہیں:-

"By a wonderful revelation we are thus in the very conciousness of our inability to conceive aught about the relative and finite inspired with belief in the existence of something uncon-ditioned beyond the sphere of all comprehencia-ble reality...."

یعنی۔ باوجود بخوبی جاننے کے کہ ہم نسبتی اور متناہی اشیاء کے علاوہ دوسری چیزوں کے تعقّل کی قابلیت نہیں رکھتے پھر بھی ہمارے نفسوں میں ایک قادرِ مطلق ہستی کے وجود کا اقرار حیران کن طریق سے الہاماً مرکوز ہے جو کہ تمام قابلِ فہم حقائق سے بالا و برتر ہے۔

۳۔ اسی طرح پروفیسر Seleter فلسفۂ دینیہ میں رقمطراز ہیں:-

"میں کیوں پابندِ مذہب ہوں اس لئے کہ اس کے خلاف ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ پابندِ مذہب ہونا میری ذاتیات میں ہے۔ لوگ کہیں گے کہ یہ وراثت یا تربیت یا مزاج کا اثر ہے میں نے خود اپنی رائے پر یہی اعتراض کیا ہے لیکن میں نے دیکھا کہ سوال پھر پیدا ہوتا ہے اور وہ حل نہیں ہوتا۔

مذہب کی ضرورت جس قدر مجھ کو اپنی ذاتی زندگی کے لئے ہے۔ اس سے زیادہ عام سوسائٹی کو ہے مذہب کے شاخ و برگ کئی دفعہ کاٹ ڈالے گئے لیکن جڑھ ہمیشہ قائم رہی ہے۔ اور اس نے نئے برگ و بار پیدا کر لئے ہیں۔ اس بناء پر مذہب ابدی چیز ہے۔ جو کبھی زائل نہیں ہو سکتی مذہب کا چشمہ روز بروز وسیع ہوتا جا رہا ہے اور فلسفیانہ فکر اور زندگی کے دردناک تجربے اس کو اور گہرا کرتے جاتے ہیں انسانیت کی زندگی مذہب ہی سے قائم ہوئی ہے اور اسی سے قوت پائے گی"۔

(الحیٰوۃ سال اوّل صفحہ ۱۵۵ بحوالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان مارچ ۱۹۲۷ء)

مذہب کی ضرورت اور اسکا مقصد

میں بتا چکا ہوں کہ مذہب کا نقطۂ مرکزی خالقِ حقیقی اور خدا تعالےٰ کی ذات ہے۔ اس قادرِ مطلق ہستی کے موجود ہونے کے لئے کچھ تو عقلی دلائل ہیں جو ہمیں "ہونا چاہیئے" کے مقام تک لے جاتے ہیں یعنی کائناتِ عالم کے محکم اور ابلغ نظام پر غور و فکر کر کے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ عالم خود بخود نہیں بلکہ اس کا کوئی خالق بھی ہونا چاہیئے جو اس کا مدبّر و منتظم بھی ہو مگر کیا وہ خالق و مالک موجود "ہے"؟ "ہونا چاہیئے" کے مقام تک ہم کو صرف "وحی و الہام" ہی لے کر جا سکتے ہیں۔ چنانچہ جب سے دنیا شروع ہوئی مختلف زبانوں علاقوں اور قوموں میں ایسے لوگ ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے بڑی تحدی اور یقین و وثوق سے دعویٰ کیا کہ ایسی قادر و توانا ہستی "موجود ہے" جو اس عالم کی خالق و مالک ہے اس کا ہمارے ساتھ تعلق ہے ہم اس ہستی سے روحانی روشنی اور وحی و الہام پاتے ہیں اور اس کے پیغام کو مخلوقِ خدا تک پہنچاتے ہیں یہ لوگ اپنے اپنے زمانہ کے بہترین دماغ و کردار تھے ان کی زندگیاں پاکیزگی و تقدّس کا مرقع و نمونہ تھیں کیا ایسے نیکوکار اور صالحین کی عملی و عینی شہادت کو ردّ کیا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں!! پس ان صالحین مامورین و مرسلین کی شہادت ہستی باری تعالےٰ پر زبردست ثبوت ہے۔

اب آیئے ہم سنجیدگی سے غور و فکر کرتے ہیں کہ انسان کو مذہب کی کیا ضرورت ہے؟ اس سلسلہ میں کچھ حقائق ہمارے سامنے آتے ہیں جن کو اگر پیشِ نظر رکھا جائے تو مذہب کی ضرورت کے علاوہ سائنس اور مذہب کے باہمی ربط و تعلق کا معاملہ بھی ایک حد تک واضح ہو جاتا ہے۔

۱۔ انسان خود اپنے ارادہ اور اختیار سے پیدا نہیں ہوا کہ اپنی زندگی کا مقصد مقرر کرے انسانی زندگی کا مقصد مقرر کرنا بھی اسی کا ہے جس نے اسے پیدا کیا جب تک اس نصب العین پر ایمان نہ رکھا جائے اعمال میں ہم آہنگی اور یکجہتی پیدا نہیں ہو سکتی انسانی اعمال میں نصب العین ہی وہ مقناطیسی نقطہ ہے جو انہیں منتشر اور غیر مربوط ہونے سے بچا کر ایک مرکز پر قائم رکھتا ہے تخلیقِ انسانی کے اس نصب العین کو قرآن مجید میں

"وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ"

(الذاریات ع ۳)

کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے جن و انس کو اپنی عبادت اور معرفت کے لئے پیدا کیا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

(الف) "مذہب کی اصل غرض خدا پر ایسا یقین دلانا ہے کہ وہ نظر آ جائے کیونکہ جب تک خدا کی معرفت نہ ہو انسان گناہ کی ہلاکت سے بچ نہیں سکتا اور اس یقین کے حاصل ہونے کی ایک ہی راہ ہے کہ انسان خدا تعالےٰ کے مکالمہ کے ذریعہ اس کے خارق عادت نشان دیکھے اور بار بار کے تجربہ سے اس کی جبروت اور قدرت پر یقین کرے"۔

(نسیم دعوت)

(ب) "مذہب کی جڑ خداشناسی اور معرفت نعماءِ الٰہی ہے اور اس کی شاخیں اعمالِ صالحہ اور اس کے پھول اخلاقِ فاضلہ ہیں اور اس کا پھل برکاتِ روحانیہ اور نہایت لطیف محبت ہے جو کہ رب اور اس کے بندہ میں پیدا ہو جاتی ہے اور اس پھل سے متمتع ہونا روحانی تقدّس اور پاکیزگی کا ثمر ہے۔

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۸۹)

۲۔ مذہب کا مقصد چونکہ خداشناسی طہارتِ قلبی اور اخلاقِ فاضلہ کا اظہار ہے اس مقصد کو پیشِ نظر نہ رکھنے کی وجہ سے فلاسفروں نے غلطی کھائی وہ یہ سمجھے کہ مذہب سے ہمیں قوت اور دولت مل جائے گی اور ہم آسودہ حال ہو جائیں گے ان کا یہ نظریہ غلط ہے مثلاً لباس بدن کے ڈھانکنے کے لئے ہے نہ کہ بھوک

(باقی صفحہ ۹ پر دیکھیے)

حضرت مسیح ناصریؑ کنعان سے ہندوستان تک

ایک اہم سوال کا جواب

از جناب شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور

پاکستان ٹائمز میں ایک دفعہ ایڈیٹر کے نام خطوط کے کالم میں ایک دلچسپ بحث کا آغاز ہوا تھا موضوع تھا۔ Jesus in Kashmir.

بحث کی ابتدا جناب جوشوا فضل دین کے ایک خط سے ہوئی۔ اور اختتام جناب عزیز کے مکتوب پر۔ عیسائیوں کے نمائندہ آنجہانی جوشوا فضل دین نے پاکستان ٹائمز میں جماعت احمدیہ کے نظریہ "مسیح ہندوستان میں" کے بارے میں ایک اہم سوال اُٹھایا تھا کہ اگر حضرت مسیح علیہ السّلام نے اپنی زندگی کے کم وبیش اسی سال شمال مغربی ہندوستان میں بسر کئے تھے تو ان کی انجیل کہاں گئی؟ انکی اُمت کیا ہوئی۔ مشرق میں ان کی تعلیمات صفحۂ ہستی سے ناپید ہو گئیں تو کیوں؟ اس کا جواب اس وقت دے دیا گیا تھا۔ بعض نئی تصنیفات کے پیش نظر آج مجھے یہ بتانا ہے کہ ہندوستان سے عیسائیت کیوں ناپید ہوگئی؟۔

اس سوال کا جواب دورِ حاضر کے عیسائی علماء نے خود دے دیا ہے۔ پادری برکت اللہ صاحب ایم اے تاریخ کلیسائے ہند پر چار کتابیں لکھ چکے ہیں۔ جن میں انہوں نے آثارِ قدیمہ، عیسائی لٹریچر اور مستند علماء نصاریٰ کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ قرنِ اوّل میں توما حواری رسول ہند تھے انہوں نے ٹیکسلا میں انڈو پارتھی بادشاہ گونڈو فرس کو عیسائیت کا عقیدت مند بنا لیا۔ نتیجۃً ٹیکسلا عیسائیت کا مرکز بن گیا۔ کشانوں کے حملوں میں یہاں کے عیسائی ہندوستان کے دوسرے علاقوں میں منتقل ہو گئے۔ توما حواری خود جنوبی ہند چلے گئے توماؔ کا مزار اور ان کے عیسائی مائلاپور میں آج بھی موجود ہیں۔ دوسری صدی میں سکندریہ کا ایک عیسائی عالم ہند میں آیا۔ وہ حیران ہو گیا کہ یہاں انجیل متی حضرت مسیح علیہ السّلام کی مادری زبان یعنی آرامی میں موجود ہے۔ دوسری صدی میں نسطوری مبلّغین ہندوستان میں وارد ہونا شروع ہوئے ان کی تبلیغی مساعی سے لاکھوں آدمی عیسائیت کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ عیسائیت کی وسیع تر اشاعت کے باعث بُدھ مذہب میں ایک نئی زندگی اور روحانی تحریک پیدا ہوئی جس کا نام مہایانہ مکتب فکر ہے اِس تحریک نے حضرت مسیح علیہ السّلام کو ایک بدھ کے طور پر اپنا لیا۔ ان کی بعض تعلیمات کو اپنے سوتروں میں شامل کر لیا۔ ان کے معجزات اور حالات زندگی کو بادھ کی طرف منسوب کر دیا۔ جیسے بدھ مذہب شمال مغربی ہند سے معدوم ہو گیا کچھ اسی قسم کے حالات اور حوادثات عیسائیت کے ساتھ پیش آئے اور عیسائیت یہاں سے دوسرے بلاد میں منتقل ہو گئی۔

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے نے ثابت کیا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السّلام کی تعلیمات بدھ اور ہندو لٹریچر میں ہمیں ملتی ہیں۔ اور آپ کی زندگی کے بعض واقعات بدھ اور کرشن کی طرف منسوب ہیں۔ یہاں تک کہ گیتا میں بھی آپ کی تعلیمات کی جھلک موجود ہے کیونکہ گیتا موجودہ صورت میں قرنِ اوّل کے بعد ترتیب دی گئی۔ گویا جس طرح شاعرِ مشرق نے کہا ہے۔

> اُڑالی قمریوں نے طوطیوں نے عندلیبوں نے
> چمن والوں نے مل کر لوٹ لی طرزِ فغاں میری

اسی طرح حضرت مسیح علیہ السّلام کی زندگی اور ان کی تعلیمات ہادیانِ مذاہب ہند کی طرف منسوب ہیں۔ اصل شخصیت غائب اور دوسرے وجود نمایاں ہو گئے۔

یہ تحقیق سینکڑوں صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ رطب ویابس سے قطع نظر اس کا ایک حصہ قابلِ قدر ہے۔ اس میں صرف اتنا اضافہ مقصود ہے کہ توماؔ اکیلے نہیں آئے تھے بلکہ جیسا کہ دوسری صدی کی کتاب "اعمالِ توماؔ" کے بین السطور سے معلوم ہوتا ہے۔ مریمؑ اور ابنِ مریمؑ بھی آئے تھے۔ اعمالِ توما آج محرّفہ صورت میں ہے۔ پھر بھی اس میں معنی خیز اشارات موجود ہیں۔ مثلاً دُور مشرق میں کوہِ ورقانؔ کی بلندیوں پر خدا تعالیٰ؛ اُس کے ایک فرستادہ اور "خاتونِ مشرق" کی روحانی بادشاہت کا استعارۃً ذکر ہے۔ ورقانؔ ساتی الاصل نام ہے اس کا مادہ ورق ہے۔ معنے سرسبز و شاداب کے ہیں۔

اعمالِ توما میں لکھا ہے کہ یہ نظم ٹیکسلا کے عیسائی پڑھا کرتے تھے۔ بھوشؔ پران میں تو صاف لفظوں میں ہے کہ جب عیسیٰ مسیحؑ کی قوم نے انہیں دُکھ دیا تو وہ ہجرت کر کے ہمالہ دیش میں آ گئے۔ حضرت مسیحؑ کے انفاسِ طیبہ سے لوگ پاک و صاف ہونے لگے۔ ہمالہ دیش میں ساکا قوم کے ایک بادشاہ نے ملاقات کی۔ جاگیر عطا کی اور غیر قوم کے علاقہ میں پورے طور پر بسا دیا۔

اس باب میں ایک اور حوالہ بھی قابل غور ہے ہندوستان میں قرونِ اولیٰ میں ایک بدھ ولی (بدھ ستوا) کا قصہ افسانوی رنگ اختیار کر گیا۔ یہ صحیفہ بوداست (بدھ ستوا) کے نام پر مرتب ہوا۔ اس میں حضرت مسیحؑ کی تمثیلات، تعلیمات اور آسمانی بادشاہت کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن بدھ ستوا کی طرف منسوب اس قصہ میں چونکہ "یسوع آسف" اور بدھ ولی (بدھ ستوا) کی تعلیمات کو سمو دیا گیا۔ اس لئے صحیفۂ یوز آسف اسے کہنے لگے۔ صحیفہ کے آخر میں اس بنیاد کا ذکر ہے جس پر قصے کا مدار ہے۔

بات صرف اتنی تھی کہ یوز آسف اگلے وقتوں کے ایک پیغمبر تھے وہ کسی باہر کے ملک سے ہندوستان میں آئے۔ یہاں گھومتے رہے جب ان کا وقتِ آخر آگیا تو وہ کشمیر میں تھے۔ یہاں وفات پا گئے۔ اور مدفون ہوئے کشمیر میں آج بھی یوز آسف کا مقبرہ ملتا ہے جو کہ دنیا کو دعوت تحقیق دے رہا ہے۔

پادری برکت اللہ صاحب ایم اے لکھتے ہیں:۔

> "جاپانی عالم اینسکی، امریکی فاضل ایڈمنڈس اور ڈاکٹر کون زے (Conze) نے بدھ مت کے سوتروں اور انجیلی آیات کو بالمقابل رکھ کر یہ ثابت کر دیا کہ متعدد سُوتر، انجیل سے اخذ کئے گئے ہیں اور بعض مقامات انجیل کی کتب کی صدائے بازگشت ہیں۔ بلکہ کون زے کا تو دعویٰ ہے کہ مہایانہ مت والے بائبل سے بخوبی واقف تھے۔"

ڈاکٹر [illegible] اپنی عالمانہ کتاب میں لکھتا ہے کہ بُدھ مت میں کنول کے سوتر کا مطالعہ ثابت کر دیتا ہے کہ اس کا تعلق مہایانہ خیالات سے ہے جس میں پُرانے عہد نامہ کے دو مقامات کے حوالے موجود ہیں اور انجیل لوقاؔ کا ایک حوالہ پایا جاتا ہے۔ جس میں مُسرف بیٹے کی تمثیل ہے۔

جنوبی ہند سے ایک اور قدیم مہایانہ نسخہ بھی دستیاب ہوا ہے اس میں سات نہروں والے طومار کا ذکر ہے لکھا ہے کہ ایک بدھ ستوا کو اسے کھولنے کا حکم ہوا۔ اس طومار کا ذکر مکاشفہ ۵ باب میں ہے۔

سوتروں میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ بدھ دریا کے پانی پر چلا اس نے خوراک میں اضافہ کیا۔ بدھ کی مافوق الفطرت پیدائش کا قصہ بھی پیدائش مسیحؑ سے ملتا جلتا ہے۔ گندھارا آرٹ میں انجیلی واقعات کے اشارات ملتے ہیں۔ (تلخیص از مغلیہ سلطنت اور مسیحیت صفحہ ۲۷۵-۲۷۶)

جنوبی ہند کی ایک قدیم کتاب "کیرالول پتی" ہے اس میں لکھا ہے کہ:۔

> "توما جنوبی ہند میں اپنے آقا کی طرف دعوت دیتے تھے جسے وہ ایک بدھا سمجھتے تھے"

بھوشؔ پران میں تورات کا ایک ورق درج ہے یہ لکھا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کے پیروکار برہمنوں کے مخصوص علاقہ کو چھوڑ کر سارے جگت میں پھیلے ہوئے ہیں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ ہمالہ دیش میں عیسیٰ مسیحؑ نانی گم کی طرف دعوت دیتے۔ سنسکرت میں اُس کے معنی مقدس صحیفوں کے ہیں۔

قدیم ہندوستان سے عیسائیت معدوم کیوں ہو گئی۔ پادری برکت اللہ صاحب ایم اے جواب دیتے ہیں کہ:۔

> "ابھی کل کی بات ہے کہ لاکھوں ہندو اور سکھ مغربی پنجاب کے کونہ کونہ میں بستے تھے۔ جو صدیوں سے نسل در نسل وہاں رہتے چلے آئے تھے لیکن اب وہاں گنتی کے ہندو رہتے ہیں اور ایک سکھ بھی ڈھونڈے سے نہیں ملتا۔ علیٰ ہذا القیاس محمد بن قاسم کے ایام سے پہلے مسیحی کلیسیائیں بکثرت شمالی ہند اور پنجاب میں موجود تھیں۔ جو محمود غزنوی محمد غوری اور سلاطینِ دہلی، منگول حملہ آوروں اور تیمور کے حملوں کے وقت، صدیوں کے دوران میں نابود ہوتی چلی گئیں۔ حتیٰ کہ بابر کے وقت بہت کم مسیحی کلیسیائیں زندہ رہ گئیں۔"

(مغلیہ سلطنت اور مسیحیت صفحہ ۸۵-۸۶)

پھر لکھتے ہیں کہ:۔

> "مقدس توما ٹیکسلا میں سنہ ۴۹ء کے قریب وارد ہوئے اور اس نے جابجا مسیحی کلیسیائیں قائم کر دیں۔ جو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی گئیں۔ جب کشان قوم نے ٹیکسلا اور اس کے نواحی علاقہ کو برباد کیا تو وہاں کے بہت سے مسیحی بھاگ کر پنجاب، شمالی ہند اور وسط ہند کے شہروں میں پناہ گزین ہوئے۔ افغانستان اور بلوچستان کے قرب و جوار میں بیسیوں کلیسیائیں آباد تھیں چنانچہ ڈاکٹر منگانا ۲۰ بشپوں کے صدر مقاموں کے نام بتلاتا ہے جو ہندوستان کی شاہراہ یا ہندوستان کے قرب و جوار میں تھے۔ کافرستان جو اب افغانستان کا حصہ ہے۔ ڈاکٹر زویمر کے بقول مسیحی ملک تھا۔"

(تاریخ کلیسیائے ہندوستان جلد ۳ صفحہ ۲۲۵-۲۳۶) (باقی صفحہ ۹ پر)

جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کی ۲۷ویں کانفرنس

(بقیہ صفحہ اوّل)

یوربا قرآن مجید کی اشاعت کے بارہ میں جناب الی جی آمین صاحب نے جماعت کو خراج تحسین پیش کیا۔ اور اُن تمام حقائق اور واقعات پر روشنی ڈالی جن کے اثرات اس ترجمہ کی وجہ سے نائیجیریا اور خصوصاً یوربا بولنے والوں پر پڑے ہیں۔

قرارداد

آپ کی تقریر کے بعد جنرل سیکرٹری احمدیہ مشن نائیجیریا جناب عبدالرؤف صاحب نے وہ قرارداد پیش کی (جو کہ خاص طور پر اس موقعہ کے لئے تیار کی گئی تھی۔) جس میں ارباب حکومت سے اپیل کی گئی تھی۔ کہ حسبِ سابق جماعت احمدیہ کی مساجد سے خطباتِ جمعہ ریڈیو سے نشر ہونے چاہئیں۔ اس قرارداد کو تمام موجود احباب نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ اور اس کی نقول صدر مملکت۔ کمشنر اطلاعات اور پریس میں ارسال کرنے کے لئے کہا گیا۔ نماز جمعہ کے لئے یہ اجلاس ایک بجے برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

آج کے دوسرے اجلاس کی کاروائی سوا چار بجے محترم الحاج خلیل محمود صاحب لائبریرین احمد دبلو یونیورسٹی ذرائیہ (ZARIA) کی زیر صدارت خاکسار صفی الرحمٰن خورشید کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔

جناب ایم۔ ایم حبیب صاحب نے اپنی تقریر میں مکّہ اور مدینہ کے حالات پر روشنی ڈالی اور بتلایا کہ وادیٔ بطحا میں خداتعالےٰ کی رحمت کا نزول کیسے ہوتا ہے۔ اور ارکان حج کی ادائیگی کے لئے کس قسم کی محنت کی ضرورت ہے آپ نے بعض ایسے واقعات کا بھی ذکر کیا کہ کیسے بعض لوگ اخلاق سے عاری ہیں۔ جو کہ ایک قابلِ افسوس امر ہے۔

آپ کی اس پُر اثر تقریر کے بعد جناب الحاج عبدالقادر صاحب سنا جو جو اُسی روز مرکزی جلسہ سالانہ میں شرکت کے بعد تشریف لائے تھے۔ اپنے سفر اور جلسہ کے حالات بیان فرمائے۔ سب سے قبل آپ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا محبت بھرا اسلام احباب کو پہنچایا۔ اور بتلایا کہ ہم نے روحانی ماحول جو ربوہ اور قادیان میں اِن ایام میں دیکھا اس کی نظیر دُنیا میں کسی اور جگہ ملنی محال ہے۔ ہزاروں کا مجمع تھا۔ نہ کوئی لڑائی نہ جھگڑا نہ کوئی شکوہ وشکایت۔ ہر کوئی ایک دوسرے کی مدد کے لئے کمربستہ اور اپنے وقت کو عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی میں گذارنے کی فکر اور ایسا بھائی چارہ کہ جو دوسری جگہ نہیں مل سکتا۔ جو لوگ بھی ملے وہ ہنس مکھ تھے۔ اور ہم سے ملکر ایک قدرتی خوشی محسوس کرتے جو کہ دوسری کسی تنظیم میں ملنا مشکل ہے۔

آپ کے بعد الی جی اے بی۔ گگوئی صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ نے محترم امیر صاحب کے ارشاد پر تعمیر مساجد کے لئے مالی قربانی کی اپیل کی۔ احباب نے بڑھ چڑھ کر اس میں حصّہ لیا اور ایک گرانقدر رقم اس مد میں جمع ہوئی۔ اس اپیل کے اختتام پر یہ اجلاس برخواست ہوا۔

پبلک لیکچر

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد احباب نے کھانا تناول فرمایا اور جلسہ گاہ سے تھوڑے فاصلہ پر برلب سڑک محترم الحاج حبیب صاحب کے مکان کے باہر پبلک لیکچر کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں الحاج بی۔ بی بالوگن صاحب اور الحاج صلاح الدین احمد صاحب نے تقاریر کیں تقاریر اور سوالات وجوابات کا سلسلہ بڑے خوشگوار ماحول میں نصف شب تک جاری رہا اور ہزاروں احباب تک پیغام حق پہنچایا گیا۔

کانفرنس کا دُوسرا روز

کانفرنس کے دوسرے روز کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوا۔ جو محترم مولوی سیّد عزیز احمد شاہد صاحب نے پڑھائی۔ اور نماز فجر کے بعد محترم مولوی سعید احمد صاحب اظہر نے درس قرآن مجید دیا۔

پہلا اجلاس

اس روز کے پہلے اجلاس کی کاروائی جناب الیس۔ او۔ بکری صاحب پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ نائیجیریا کی زیر صدارت الحاج صلاح الدین احمد صاحب کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ محترم مولوی عزیز شاہد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے عربی قصیدہ سے چند اشعار پڑھے۔

جناب ڈاکٹر قتائی گیوا صاحب لیکچرار ابادان یونیورسٹی نے "حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور قرآن مجید" کے موضوع پر آج دن کی مناسبت سے روشنی ڈالتے ہوئے۔ آپؑ کے اُن پہلوؤں کو اُجاگر کیا۔ جن کو بائبل نے مسخ کر کے دُنیا میں پیش کیا۔ آپ نے بتلایا کہ اس کے بالمقابل قرآن مجید نے نہ صرف آپؑ بلکہ آپؑ کی والدہ محترمہ پر لگائے گئے تمام الزامات سے آپؑ کو بری قرار دیا ہے۔ اور آپؑ کو صلیبی موت سے نجات ملی۔ اور آپؑ کا مشن صرف رسولاً اِلٰی بنی اسرائیل ہی مذکور ہے۔ اور آپؑ ایک لمبی زندگی پاکر ایسی جگہ جس کی بشارت قرآن مجید نے اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ میں دی تھی۔ کشمیر میں سرینگر کے مقام میں وفات پاکر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے۔

آپ کے بعد جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب بھٹہ انچارج احمدیہ کلینک اجیبواوڈے نے "آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بارہ میں بائیبل کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر بڑے اچھوتے اور احسن پیرایہ میں استثناء۔ یسعیاہ۔ یرمیاہ۔ زبور اور نئے عہد نامہ سے حوالہ جات کو پیش کر کے یہ ثابت کیا کہ یہ پیشگوئیاں صرف اور صرف آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں پوری ہوتی ہیں۔ اور آپ نے کہا۔ کہ بائیبل کے گہرے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام انبیاء بنی اسرائیل تو اپنے وقت میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی آمد کی منادی کرنے آئے تھے کہ نوجوان عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا دُرِّ یتیم۔ صدیق وامین کے لقب سے سرفراز اور داہنے ہاتھ پہ آتشی شریعت لئے ہوئے دس ہزار قدسیوں کے ساتھ کوہ فاران سے جلوہ گر ہونے والا وجود نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ہی تھا۔

محترم الحاج رفیق چانن صاحب نے "اسلام دین فطرت" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اسلام ہی دین فطرت ہے۔ جو باتیں اور احکام اسلام نے آج سے چودہ سو سال قبل معاشرہ کے حل کے لئے پیش کئے۔ اور جن کو اب تک ہنسی اور ٹھٹھا کی نظر سے دیکھا گیا۔ مگر اب وہی اُن کی مشکلات کے حل کے لئے مشعل راہ کا کام دے رہی ہیں۔ خاص طور پر آپ نے شراب نوشی۔ طلاق اور جوّا وغیرہ کے بارہ میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مشکلات کا حل بتایا۔

محترم الحاج میجر منیر گیوا صاحب نے نائیجیریا کے ہمسایہ ملک نیجر میں احمدیت کے قیام کی سرگذشت بیان فرمائی۔ آپ نے حال ہی میں محترم امیر صاحب کی معیت میں اس ملک کا دورہ کیا تھا۔ اپنے جائزہ کے نتیجہ میں آپ نے بتلایا کہ وہاں پر ہماری جماعت کے ترقی کے امکانات اللہ تعالےٰ کے فضل سے روشن ہیں اور ہمیں اُن لوگوں کی روحانی تشنگی کو دور کرنے کے لئے کوشش کرنا ہے۔ اس وقت تک نیامی میں ۲۰ افراد پر مشتمل جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد محترم امیر صاحب نے وہاں پر جماعت کی مسجد۔ مشن ہاؤس کے تعمیر کے لئے چندہ کی اپیل کی احباب نے حسب سابق اعلیٰ قربانی کا معیار قائم کیا۔ فالحمد للہ علی ذلک۔

دوسرا اجلاس

نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد محترم معلّم وزیری عبدہ صاحب سیکرٹری فیڈرل سٹوڈنٹس لون بورڈ کی زیر صدارت جناب عزیز توئی صاحب آف جال کی تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔

محترم صدر صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں احمدیت سے ہمیں کیا ملا۔ اور سورۃ فاتحہ کی روشنی میں آپ نے بتلایا کہ خدائی نصرت اور مدد کے لئے ہمیں کس طرح سے اپنے قدم کو آگے بڑھا کر اس پر بھروسہ کرنا ہے۔ ہمارے تمام قوی کی ترقی صرف اور صرف اس کی تائید اور نصرت کے ساتھ ہی مضمر ہے۔

محترم مولوی منیر احمد صاحب بسمل نے "ختم نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے آیات قرآنیہ احادیث نبویہ اور اقوال آئمہ سے سیر حاصل بحث فرمائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے آکر جس احسن رنگ میں تشریح فرمائی ہے اس سے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا مقام آگے سے بھی بڑھکر پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور اب یہ انعام آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی کامل اتباع سے مل سکتا ہے۔

محترم الحاج ابراہیم بیچی صاحب نے "دوسا ربان میں احمدیت ایک خدائی جماعت کے عنوان سے ایک پُر مغز تقریر فرمائی۔ "بچوں کی تربیت" کے موضوع پر جناب الحاج صلاح الدین احمد صاحب نے یوربا زبان میں بڑے ہی دلنشیں انداز میں والدین کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنے بچوں کی اس طرح سے تربیت فرمائیں کہ وہ آگے چل کر غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں برابر کے شریک اور اسلام کیلئے مفید وجود بن سکیں۔ اور انکو نہ صرف دُنیاوی بلکہ دینی تعلیم سے بھی روشناس کریں۔ تاکہ وہ آئندہ نسلوں کو اعلیٰ رنگ میں تربیت دے سکیں۔ اس تقریر کے بعد اجلاس مغرب وعشاء کی نمازوں کے لئے برخواست ہوا۔

سلائیڈز شو

نماز مغرب وعشاء کے بعد نو بجے شب محترم شکیل احمد منیر صاحب ایجوکیشن آفیسر فیڈرل کالج واری نے سلائیڈز اور ایک مووی فلم دکھلائی جس میں جلسہ سالانہ ربوہ اور بعض دوسرے مواقع کے اہم مناظر تھے۔

کانفرنس کا آخری دِن

مورخہ ۲۶ دسمبر کانفرنس کے تیسرے روز بھی کاروائی کا آغاز صبح نماز تہجد سے ہوا۔ جو محترم الحاج ایم ایم حبیب صاحب نے پڑھائی۔ اور نماز فجر کے بعد محترم الفاگیوا صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔

آخری اجلاس

کانفرنس کے آخری اجلاس کا آغاز نو بجے صبح زیر صدارت محترم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر جماعت ہائے احمدیہ محترم عبدالقدیر کوکب صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا محترم الحاج صلاح الدین احمد صاحب نے عربی قصیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے چند اشعار پڑھے۔ محترم الحاج اے

آر لبساری صاحب چیئرمین اباداں سرکٹ نے ۱ "یاجوج وماجوج" کے موضوع پر قرآن مجید۔ بائیبل اور تاریخی شواہد سے ثابت کیا کہ یہ کوئی شخصی طاقتیں نہ تھیں بلکہ آگ اور پانی سے کام لینے والی اقوام تھیں۔ آپ نے بتلایا کہ روس اور امریکہ اِن اشیاء سے کام لے کر دنیا میں چھانے کی کوشش کر رہے ہیں یہی باتیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں اور اب اُنکا پورا ہونا آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔

"خلافت علیٰ منہاج النبوۃ" کے موضوع پر الحاج ایم اے ابانیوڈا صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتلایا کہ تاریخی شواہد سے ثابت ہے کہ خلافت ہی ترقی کا زینہ ہے۔ اور مسلمانوں اور دوسری اقوام نے خلافت کے ذریعہ سے ہی ترقی کی۔ آخر میں آپ نے کہا کہ یہ خلافتِ احمدیہ ہی کی برکات میں سے ایک برکت ہے کہ ہم پھر سے حقیقی اسلام سے روشناس ہوئے۔ اور دُنیا میں پھر سے اسلام کی حقیقی تعلیم کا چرچا ہونا شروع ہوا۔ آپ نے خلافت سے حقیقی وابستگی کی طرف توجہ دلائی۔

محترم ظفر اللہ الیاس صاحب نے اپنی تقریر میں حال ہی میں پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہونے والے واقعات پر روشنی ڈالی۔ اور بتلایا کہ باوجود تکالیف اور مشکلات کے احمدی اپنے ایمان میں آگے سے بھی پختہ ہیں۔ اُن کے گھر جلائے گئے۔ اُن کو ملازمتوں سے اس وجہ سے علیحدہ کیا گیا کہ وہ مامور وقت کو مانتے ہیں۔ مگر ہر تکلیف کا مقابلہ احباب بڑی خوشی سے کر رہے ہیں۔ اور ہر امتحان اور آزمائش کی ہر گھڑی میں اولوالعزمی اور ہمت سے کام لینے کے لئے تیار ہیں آپ نے جلسہ پر آنے والوں کو مرکز کے احباب کا سلام پہنچایا۔ نیز دُعا کی تحریک فرمائی کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب کہ صرف اسلام ہی دُنیا میں ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دُنیا میں احمدیت کے ذریعہ سے لہرائے۔ آمین۔

جناب ڈاکٹر اے آر شیبولو صاحب نے دل سوز پُر اثر اور دلچسپ انداز میں کہ وہ احمدیت میں کیسے شامل ہوئے پر تقریر فرمائی۔ اس سلسلہ میں آپ نے ممبران جماعت کے خدمتِ اسلام کے جذبہ اور باہمی اخوت ومحبت کے جذبہ کی روح کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔ جس کی بناء پر وہ رسمی اسلام سے نکلکر حقیقی اور عملی اسلام سے ہمکنار ہوئے۔

محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں مرکز سلسلہ کے جلسہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر کا ملخص احباب کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے تمام موجود احباب سے کہا کہ یہاں پر جلسہ میں آکر سُن لینا ہی کافی نہیں بلکہ واپس جاکر حلقہ احباب میں اِن باتوں پر عمل پیرا ہونا اور احباب جماعت کو اس امر کی تلقین کرنا کہ وہ اپنے نمونہ کو حقیقی اسلام کی تعلیمات کے مطابق بنائیں۔

اختتامی دُعا میں آپ نے اسلام واحمدیت کی ترقی، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی درازیٔ عمر نیز مبلغین کرام اور تمام ممبران جماعت کے لئے دُعا کی تحریک کے ساتھ ایک لمبی پُر سوز اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تین روزہ بابرکت جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لجنہ کا اجلاس

حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے دوسرے روز بعد نماز ظہر وعصر ایک اجلاس زیر صدارت محترمہ نعیمہ شکیل صاحبہ محترمہ الحاجہ تیلو فرجا بن صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ محترمہ بیگم صاحبہ اجمل شاہد نے لجنہ کا عہد دوہرایا۔ اور پھر صدر محترمہ نے تمام ممبرات کو جو جلسہ میں موجود تھیں خوش آمدید کہا۔ اور توجہ دلائی کہ ہمیں اپنا وقت ذکر الٰہی میں صَرف کرنا چاہئیے۔ آپ کے اس افتتاحی خطاب کے بعد الحاجہ عائشہ صاحبہ صدر لجنہ لیگوس نے تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی اور کہا کہ وہ اس سلسلہ میں مثالی کردار ادا کرکے دوسروں کے لئے اپنی اولادوں کو نمونہ بنائیں۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے محسنؐ" کے عنوان پر صبیحہ شاہد صاحبہ بنت مولانا اجمل شاہد صاحب نے تقریر کی اور بتلایا کہ وہ حقوق جو اس سے قبل عورتوں کو نہ ملے تھے۔ آپ کے آنے پر ملے اور آپ حقیقی طور پر محسن بنے۔

محترمہ الحاجہ کول صاحبہ نے عورت کا مقام اسلام کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آخر میں مالی قربانی کی اپیل کی گئی۔ جس میں ممبرات نے بڑی خوشدلی سے حصہ لیا۔ اور دُعا کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اطفال اور ناصرات کا سہ روزہ پروگرام

اس دفعہ ناظم اطفال نائیجیریا جناب سلام صاحب نے اطفال اور ناصرات کی تربیت کے لئے ایک سہ روزہ پروگرام جلسہ کے ایام میں ترتیب دیا۔ قبل از وقت تمام احباب جماعت کو اس کی اطلاع کر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ۲۵۰ اطفال اور ناصرات نے بڑے جوش وخروش سے تین روز تک علمی، تربیتی اور ورزشی پروگراموں میں حصہ لیا۔ اور تقاریر کا مقابلہ بھی منعقد کروایا گیا۔ الحمد للہ یہ تجربہ بہت کامیاب رہا۔ اور یہ پروگرام خدام الاحمدیہ کے تعاون سے چلتا رہا۔ فالحمد للہ۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ انتہائی کامیاب رہا۔ نہ صرف حاضری بلکہ دوسرے بھی تمام انتظامات میں کوئی دشواری پیش نہ آئی۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ دُعا فرمادیں اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ اور تمام کارکنان جنہوں نے دن رات کام کیا اللہ تعالیٰ اُنہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

مذہب کی ضرورت عصرِ حاضر میں (بقیہ صفحہ ۶)

دور کرنے کے لئے۔ اِسی طرح مذہب روحانی و اخلاقی کا ذریعہ ہے نہ کہ مال ودولت اور حصول اقتدار کے لئے۔ ہاں اگر روحانی و اخلاقی ترقی کے ساتھ ساتھ یہ اشیاء بھی حاصل ہو جائیں تو وہ سونے پر سہاگہ ہے ورنہ مذہب کا اصل مقصود نہیں۔

۳۔ انسان اپنی زندگی کے قیام وبقاء کے لئے بہت سے سہاروں اور اسباب کا محتاج ہے۔ جس طرح وہ جسم کی بقاء کے لئے بعض سہاروں کا یعنی سورج چاند، ستارے۔ پانی۔ ہوا۔ غذا وغیرہ کا محتاج ہے۔ ضروری ہے کہ روح کی بقاء اور ترقی کے لئے بھی کچھ اسباب و ذرائع اور سہارے ہوں۔ جو اُس کے پیدا کردہ نہ ہوں۔ وہ سہارے خدا تعالیٰ کی طرف سے مذہب کے رنگ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

۴۔ جس طرح ایک مشین کو دیکھنے والا صرف اُس کے دیکھنے سے اُس کے اندرونی وبیرونی پُرزوں۔ اُس کی ساخت۔ طریق استعمال اور ذرائع حفاظت سے واقف نہیں ہوسکتا۔ جب تک اُس مشین کا موجد وکاریگر خود اِن امور کو نہ بتلائے۔ اِسی طرح ایک انسان اپنے ظاہری و باطنی قوای کے طریقِ استعمال اور ذریعہ حفاظت سے اُس وقت تک واقف نہیں ہوسکتا۔ جب تک اُسے پُورا علم اُس کے خالق ومالک کی طرف سے نہ دیا جائے۔ اِس خدائی عطا کردہ علم کا نام "مذہب" ہے۔

۵۔ جسمانی تربیت اور ظاہری علوم کے لئے انسان اپنے والدین۔ مربیوں اور اُستادوں کا محتاج ہے۔ اِسی طرح روحانی علوم کے لئے روحانی اساتذہ اور معلّمین کا محتاج ہے۔ یہ روحانی معلّمین خدا تعالیٰ کے نبی اور رسول ہوتے ہیں۔ پس محض انسانی عقل اور ضمیر کی آواز ہدایت انسانی کی تکمیل کے لئے کافی نہیں۔ بلکہ خدائی نور اور الہام کی ضرورت ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو سب کی ضروریات کا خیال رکھ کر اپنا ضابطہ وشریعت نازل فرماتا ہے۔ جس میں سب انسان کے محفوظ ہوتے ہیں۔ اس لئے خدائی نور اور الہام ووحی کو لانے والے وجودوں یعنی نبیوں ورسولوں کی ہدایت ورہنمائی کی دُنیا کو ازل سے ضرورت رہی ہے اور ابد تک رہے گی۔

۶۔ "مذہب" ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کرتا ہے۔ جس میں اخلاق۔ عبادات۔ سیاسیات۔ وراثت۔ شادی بیاہ۔ اکل وشرب اور تہذیب وتمدن وغیرہ کے مسائل ہوتے ہیں۔ اب ایک انسان کا ماں۔ بہن۔ اور بیٹی سے شادی نہ کرنا اور پھر حلال وحرام اور نیکی وبدی میں تمیز بجز مذہبی تعلیم کے محض عقل انسانی سے نہیں کرسکتا۔

۷۔ انسانی عقل آنکھ کی طرح ہے۔ اب کیا آنکھ کو ظاہری روشنی یا سُرمہ بصارت افزاء یا دوربین یا خوردبین کا شیشہ کُند کرتا ہے۔ یا تیز کرتا ہے ہر سمجھدار جانتا ہے کہ یہ اشیاء آنکھ کے لئے ممد اور اُس کی قوت کو بڑھانے والی ہیں۔ پس جو فائدہ آنکھ کو خارجی نور۔ اور روشنی اور خوردبین کے شیشے کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ اُسی سے مذہب کا فائدہ عقل پر قیاس کرلیں۔ کہ مذہب عقل انسانی کو تیز اور روشن کرتا ہے۔

۸۔ "یہ دُنیا" خدا کا فعل ہے اور "مذہب" خدا کا قول ہے۔ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں تطابق ہو۔ نہ کہ تضاد۔ اِسے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں۔ نیچر کی اسٹڈی کو ہم سائنس کہتے ہیں اور وحی والہام کی اسٹڈی کو "مذہب"۔ اب دونوں میں ہی باہمی تطابق ہے۔ کسی قسم کا کوئی تخالف نہیں۔ چنانچہ قرآن مجید جو خدا کا کلام ہے۔ وہ بار بار عقلِ انسانی کے استعمال یعنی تدبر وتفکر اور اس نیچر کی اسٹڈی کی تعلیم دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی پُر زور الفاظ میں ارشاد فرماتا ہے کہ جب تم اس کائنات کے نظام پر غور وفکر کرو گے تو تمہاری عقل تحیّر سے حیران وششدر رہ جائیگی۔ اور کائنات عالم کی ہر چیز کی حقیقی تربیت و مناسبت کو دیکھ کر تمہاری زبانوں پر بے اختیار یہ اقرار جاری ہوگا۔

"رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا"۔

کہ اے ہمارے خالق ومالک خدا۔ تُو نے اس کائنات میں کوئی چیز بھی بیکار بے غرض اور بے فائدہ پیدا نہیں کی۔

پس اسلامی نقطۂ نگاہ سے انسان کے لئے مذہب از بس ضروری ہے۔ جو زندگی میں اُس کی صحیح رہنمائی کرتا ہے۔ اور پھر مذہب وسائنس کو باہمی کوئی تخالف وتصادم نہیں۔ بلکہ مذہب سائنس کی ریسرچ کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ اور اس ریسرچ کے نتیجہ میں مذہب کے بیان کردہ اصولوں کی تائید وتصدیق ہوتی ہے۔

درخواستِ دُعا

محترم کے۔ کے عمر صاحب ملاباری ملازمت کے سلسلہ میں عرصہ ۶ سال سے کلکتہ میں مقیم ہیں۔ اب عنقریب ان کا تبادلہ رانچی میں ہو رہا ہے۔ نیز انکا ایک بچہ عزیز شمس المعدیٰ قادیان میں زیر تعلیم ہیں۔ موصوف مبلغ ۱۷/- روپے درویش فنڈ اور ۷/- روپے اعانت بدر میں ادا فرماتے ہوئے احباب جماعت سے درد مندانہ دُعا کی التجاء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے اس تبادلہ کو باعث برکت بنائے مجھے دینی دنیوی ترقیات سے نوازے نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے نیز میرے بچے کو نیک صالح خادم دین بنائے اور امتحان میں کامیابی بخشے۔ آمین۔ خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ

قسط نمبر (۱)

نتیجہ دینی اِمتحان لجنات اماءاللہ بھارت

منعقدہ اکتوبر ۱۹۷۶ء

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ماہ اکتوبر ۱۹۷۶ء میں لجنات بھارت کا مقرر کردہ نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا۔(۱) اس امتحان میں کتاب "ختم نبوت کی حقیقت" صفحہ ۱۴۲ تا آخر۔ کتاب "دینی معلومات" ابتدائی ۱۴ صفحات (۲) بیرون لجنات کے لئے قرآن مجید دوسرا پارہ ۵ تا ۱۰ رکوع باترجمہ۔ (۳) قادیان کی ممبرات کے لئے قرآن مجید تیسرا پارہ مکمل باترجمہ نصاب رکھا گیا تھا۔

قادیان کی کل ۵۰ ممبرات نے حصہ لیا۔ اور سب کامیاب ہوئیں۔ ۱۲ بیرون لجنات کی کل ۶۴ ممبرات نے امتحان دیا۔ جس میں سے ۵۷ کامیاب ہوئیں۔ قادیان کی لجنہ کا قرآن مجید کا نصاب زیادہ تھا اس لئے علیحدہ پوزیشن نکالی گئی ہے۔ شہری لجنات کی علیحدہ اور دیہاتی لجنات کی علیحدہ۔

قادیان:۔ اوّل محمودہ شوکت ۸۵/۱۰۰۔ دوئم عزیزہ امۃ النصیر نیاز ۸۰/۱۰۰۔ سوئم عزیزہ امۃ اللطیف ۷۵/۱۰۰۔

بیرون لجنات:۔ (شہری لجنات) اوّل عزیزہ امۃ المجید شموگہ ۷۵/۱۰۰۔ محترمہ محمودہ رشید صاحبہ حیدر آباد ۷۵/۱۰۰۔ دوئم محترمہ امۃ الباری صاحبہ حیدر آباد ۷۳/۱۰۰ اور محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ شموگہ ۷۳/۱۰۰۔

دیہاتی لجنات:۔ اوّل:۔ نصرت جہاں پینکال ۷۸/۱۰۰۔ **دوئم** پائینہ بی بی صاحبہ پینکال ۶۷/۱۰۰ اور زینت بیگم کرڈاپلی ۶۷/۱۰۰۔ محترمہ ممتاز بانو صاحبہ بھدرواہ ۶۷/۱۰۰ اور زاکرہ بیگم صاحبہ امروہہ ۶۷/۱۰۰۔

اللہ تعالیٰ سب ممبرات کو اس دینی امتحان میں کامیاب ہونا بابرکت کرے۔ اور آئندہ اس سے بڑھکر دینی علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ کامیابی حاصل کرنے والی بہنوں کی سندات اور پوزیشن لینے والی بہنوں کے انعامات انشاءاللہ جلد بھجوا دیئے جائیں گے۔

آئندہ امتحان کی سکیم:۔ (۱) کشتی نوح شروع سے صفحہ ۶۲ تک (۲) دینی معلومات صفحہ ۱۴ تا صفحہ ۳۱ (۳) سورۃ الحشر کا آخری رکوع حفظ کرنا ہے۔ (۴) قادیان کی ممبرات کے لئے چوتھا پارہ ترجمہ۔ بیرون لجنات کے لئے دوسرا پارہ رکوع ۱۰ تا آخر باترجمہ۔ ہر لجنہ کی صدر اپنی لجنہ کی زیادہ سے زیادہ بہنوں کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔ امتحان ماہ جولائی ۱۹۷۷ء کے آخری اتوار کو ہوگا۔

صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

لجنہ اماءاللہ قادیان

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ ناصرہ بیگم صاحبہ بدر	۳۳/۱۰۰
۲	" ناصرہ بیگم صاحبہ ڈوگر	۴۵
۳	" نصیرہ بیگم صاحبہ "	۴۰
۴	" فہمیدہ بیگم صاحبہ	۳۹
۵	" رشیدہ سلطانہ صاحبہ	۵۷
۶	" نافعہ بیگم صاحبہ	۵۳
۷	" نسیم اختر صاحبہ	۵۰
۸	" امۃ القدیر صاحبہ	۴۰
۹	" نزہت بیگم صاحبہ	۳۴
۱۰	" صادقہ سلطانہ صاحبہ	۳۳
۱۱	" جمیلہ خاتون صاحبہ	۴۹
۱۲	" امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ	۵۴
۱۳	" امۃ القدوس صاحبہ	۶۱
۱۴	" امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ	۵۷
۱۵	" امۃ الرشید صاحبہ	۴۸
۱۶	" امۃ العزیز صاحبہ	۵۵
۱۷	" بشریٰ بیگم صاحبہ دین محمد	۳۳
۱۸	" نصرت بیگم صاحبہ	۵۹
۱۹	" ساجدہ ثریا صاحبہ	۵۵
۲۰	" صغیر النساء صاحبہ	۶۱
۲۱	" امۃ النصیر نیاز صاحبہ	۸۰
۲۲	" امۃ اللطیف صاحبہ	۷۵
۲۳	" سلیمہ بیگم صاحبہ	۶۶
۲۴	" امۃ العلیم صاحبہ	۵۰

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۲۵	عزیزہ طلعت بشریٰ صاحبہ	۴۱
۲۶	" عصمت بیگم صاحبہ	۳۴
۲۷	" امۃ المومن صاحبہ	۳۳
۲۸	" ساجدہ شاہین صاحبہ	۳۴
۲۹	" مبارکہ شاہین صاحبہ	۵۲
۳۰	" نصرت سلطانہ صاحبہ	۶۷
۳۱	" امۃ الرشید نرگس صاحبہ	۵۱
۳۲	" بشریٰ شہزادی صاحبہ	۴۰
۳۳	" امۃ العزیز ساجدہ صاحبہ	۵۱
۳۴	" فردوس بیگم صاحبہ	۶۸
۳۵	" حمیدہ عظمت صاحبہ	۴۵
۳۶	" محمودہ شوکت صاحبہ	۸۵
۳۷	" امۃ العزیزہ صاحبہ	۴۳
۳۸	" امۃ المجید نصرت صاحبہ	۶۰
۳۹	" راشدہ منصورہ صاحبہ	۵۴
۴۰	" منصورہ بیگم بدر صاحبہ	۵۴
۴۱	" بشریٰ بیگم صاحبہ	۴۰
۴۲	" شکیلہ پروین صاحبہ	۴۱
۴۳	" عقیلہ عفت صاحبہ	۵۹
۴۴	" امۃ الوحید صاحبہ	۴۸
۴۵	" مبارکہ طیبہ صاحبہ	۵۳
۴۶	" حمیدہ بشریٰ صاحبہ	۳۹
۴۷	" امۃ الکریم صاحبہ	۳۴
۴۸	" صادقہ طیبہ صاحبہ	۳۳
۴۹	" نصرت پروین صاحبہ	۴۷
۵۰	" بشریٰ بیگم صاحبہ ولی	۳۷

لجنہ اماءاللہ بنگلور

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ ناصرہ رضوانہ صاحبہ	۶۱
۲	عزیزہ نعیمہ شمیم صاحبہ	۶۷
۳	" سلیمہ بیگم صاحبہ	۵۰

لجنہ اماءاللہ سکندر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	محترمہ حمیدہ بانو بیگم صاحبہ	۴۲
۲	عزیزہ فردوق دردانہ بیگم صاحبہ	۵۹
۳	" افزا سلطانہ بیگم صاحبہ	۴۲
۴	" امۃ الکریم کوثر صاحبہ	۶۲
۵	" نصرت جہاں بیگم صاحبہ	۳۳

لجنہ اماءاللہ حیدر آباد

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الحمید صاحبہ	۴۷
۲	" شاکر النساء صاحبہ	۴۰
۳	" سلیم بیگم صاحبہ احمد حسین	۳۴
۴	محترمہ امۃ المنیر صاحبہ	۶۰
۵	" مبارکہ بیگم صاحبہ	۵۶
۶	" محمودہ رشید صاحبہ	۷۵
۷	" امۃ الباری صاحبہ	۷۳

لجنہ اماءاللہ مدراس

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ سعیدہ بیگم صاحبہ	۵۶
۲	" مبشرہ بیگم صاحبہ	۴۷
۳	" مریم صدیقہ صاحبہ	۶۵
۴	" شکیلہ پروین صاحبہ	۶۶

لجنہ اماءاللہ شموگہ

نمبر شمار	نام	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ عزیزہ بیگم صاحبہ	۵۵
۲	" فوزیہ مبینہ صاحبہ	۵۸
۳	محترمہ ساجدہ بیگم صاحبہ	۶۵
۴	" زاہدہ بیگم صاحبہ	۷۳
۵	عزیزہ امۃ المجید صاحبہ	۷۵

(باقی)

حضرت مسیح ناصریؑ بقیہ صـ

یہ تو تحقیق کا خلاصہ ہے۔ پادری برکت اللہ صاحب ایم اے کی تاریخ کلیسیائے ہندوستان کا مضمون ہی یہ ہے کہ ہندوستان میں قرنِ اوّل میں عیسائیت کی داغ بیل ڈالی گئی۔ پروان چڑھنے کے بعد معدوم ہو گئی تو کیوں؟ اختلاف صرف اتنا ہے کہ توما حواری نے داغ بیل ڈالی یا بنفس نفیس حضرت مسیح علیہ السلام نے توما کی شراکت سے؟ بہر کیف جو شوافضل دین صاحب کے سوالوں کا جواب خود چیچ نے پیش کر دیا ہے۔ امید ہے حق و صداقت کے جویا کسی زمانے میں یہ بھی مان جائیں گے کہ قدیم ہند میں عیسائیت کی دسیع تر اشاعت صرف توما کے ورُود کی برکت نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام اور اُن کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کے انفاسِ طیبہ اس روحانی انقلاب کی اساس اور بنیاد ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہؑ نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" میں ایک باب باندھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کی شخصیت اور تعلیمات بدھ میں مدغم اور اس کی شخصیت کی طرف منسوب ہو گئیں۔ یہ ایک عظیم الشان تحقیق ہے جس پر عصر حاضر کے علماء کام کر رہے ہیں۔ اسکے نتائج انشاءاللہ مسیح ہندوستان میںؑ کے حق میں ہونگے۔ ٭

اخبارِ قادیان

٭۔ مورخہ ۲/۲/۷۷ کو مکرمہ فریدہ خاں صاحبہ آف لندن اپنے دونوں بچوں کے ہمراہ بعد زیارتِ مقامات مقدسہ واپس تشریف لے گئیں۔

٭۔ قادیان میں یوم مصلح موعودؓ کے مبارک موقع پر احمدیہ سپورٹس کمیٹی کی طرف سے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے مختلف علمی اور ورزشی مقابلے کرائے گئے اور مورخہ ۲۱/۲ کو بعد نماز عصر نصرت گرلز سکول میں ایک ٹی پارٹی کا بھی انتظام کیا گیا جس کی مفصل رپورٹ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کی ایک ہی بیٹی مبارکہ بیگم بعمر ایک سال ہے۔ باقی اس کے تین بھائی۔ سید عبداللہ۔ سید ظفر اللہ اور سید فضل اللہ ہیں۔ میں تمام احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کو لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین ہو۔ اور اس کے تینوں بھائی بھی ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔ میں نے درویش فنڈ میں ۱۰/- روپے اعانت بدر ۱۰/- روپے اور ۵/- روپے شادی فنڈ میں ارسال کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ خاکسار۔ سید اللہ بخش احمدی وانا گر (کرناٹک)

قادیان میں جلسہ مصلح موعودؓ کا انعقاد (بقیہ صفحہ ۲)

جان و دلم فدائے جمالِ محمد است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمد است
دیدم بعینِ قلب شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکان ندائے جلالِ محمد است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمد است

ان اشعار کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ یہی دراصل اس عظیم الشان نشانِ آسمانی کا محور ہے۔ پس مبارک ہے وہ جو ان باتوں پر غور کرتا اور ان کو دل میں جگہ دے کر حق کی طرف رجوع کرتا ہے۔

آخر میں صدرِ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے خطاب فرمایا۔ اور حاضرین کو خصوصاً نئی نسل کو زرّیں نصائح سے نوازا۔ آخر میں فرمایا آج خوشی کا دن ہے سو جہاں ہم بکثرت خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کریں گے وہاں ظاہری طور پر بھی "اچھلو اور کودو" کے تحت نوجوان مختلف ورزشی مقابلوں میں حصہ لیں گے اور تمام احباب کھیل کے میدان میں بچوں کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

آخر میں آپ نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی۔ اس طرح یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس مبارک دن کی خوشی میں "احمدیہ اسپورٹس کلب قادیان" کے زیر اہتمام مختلف علمی و ورزشی مقابلوں کا ایک مختصر سا پروگرام منایا گیا۔ ۱۷ تا ۲۰ فروری یہ مقابلے ہوئے اور تمام کھلاڑیوں اور حضرت ناظر صاحب اعلیٰ و امیر مقامی کے علاوہ جملہ ناظر صاحبان و افسران صیغہ جات و متعدد کارکنان و معززین کو مدعو کر کے مؤرخہ ۲۱ فروری کو عصرانہ پیش کیا گیا مفصل رپورٹ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔

✦ منارۃ المسیح کی بڑی لائٹیں روشن کر دی گئی تھیں جس کی وجہ سے دارالامان کا سارا ماحول بقعۂ نور بنا ہوا ۲۰ فروری کی شب ہماری خوشی کو دوبالا کر رہا تھا۔

✦ مؤرخہ ۲۰ فروری ہی کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں سلطان البیان حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر جلسہ سالانہ فرمودہ ۱۹۵۲ء بعنوان "تعلق باللہ" کا ایک حصہ سنایا گیا جنہوں نے اس تقریر کو حضورؓ کے سامنے بیٹھ کر سنا تھا وہ حسین تصورات میں کھو گئے اور نئی نسل ٹیپ کے ذریعہ سنائی جانے والی اس سحر انگیز، شیریں اور رواں آواز سے کچھ ایسی متاثر ہوئی کہ ہر طرف سے مطالبہ ہوا کہ اس تقریر کا سارا ہی ٹیپ سنا دیا جائے۔ چنانچہ مکرم سیکرٹری صاحب تبلیغ و تربیت نے اگلے دن پھر بعد نماز عشاء اس تقریر کا کچھ اور حصہ سنانے کا انتظام فرمایا۔

برف کا تودہ گرنے سے چھ افراد جاں بحق

مؤرخہ ۲۳-۱-۷۷ سے ۲۴-۱-۷۷ تک کشمیر میں خوب برف باری ہوئی جس کے نتیجہ میں قادیان میں موصولہ اطلاع کے مطابق آسنور سے تقریباً ایک میل دور منڈابل مقام میں مؤرخہ ۲۵-۱-۷۷ کو برف کا ایک تودہ گرا۔ جس سے ایک احمدی گجر مسمّی باجا لپسوال صاحب کا مکان اس کی زد میں آگیا۔ اور اس احمدی گجر کا چھ افراد پر مشتمل خاندان مکان کے نیچے دب گیا جس کے نتیجہ میں وہ خود۔ ان کی اہلیہ صاحبہ۔ دو نوجوان لڑکے اور ایک بارہ سالہ لڑکی وفات پاگئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اس حادثہ میں ان کی صرف ایک اٹھارہ سالہ لڑکی صحیح سلامت بچی ہے۔

مرحوم باجا لپسوال گوجر ایک مخلص احمدی تھے اللہ تعالیٰ سب کو غریقِ رحمت کرے۔ قریب کے احمدی احباب نے موقع پر پہنچ کر لاشوں کو نکالا اور تجہیز و تکفین کی فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ ہم حکومت کشمیر سے درخواست کرتے ہیں کہ فوت شدگان کے لواحقین کی جلد معقول مدد کر کے غریب پروری کرے۔

تصحیح

۱۔ اخبار بدر مجریہ ۳-۲-۷۷ میں "نتیجہ امتحان دینی نصاب ختم نبوت کی حقیقت" کے تحت جماعت احمدیہ شموگہ کے امتحان دہندگان کے اسماء کی بجائے ان کے والد کے نام شائع ہو گئے ہیں۔ مکرم مبلغ صاحب شموگہ اور دفتری ریکارڈ کے مطابق صحیح نام درج ذیل ہیں:۔

(۱) مکرم عزیز منصور احمد صاحب نوجوان ولد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان = ۵۵/۱۰۰
(۲) " خضر محمود صاحب ولد مکرم ایس کے عبد الحفیظ صاحب = ۴۵
(۳) " فیض احمد صاحب ولد مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب = ۴۷

احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

۲۔ قادیان کے پرانے صرّاف مکرم سیٹھ پیارے لال صاحب بعمر ۸۵ سال بتاریخ ۱۳ فروری ۱۹۷۷ء وفات پاگئے۔ ان کی وفات کی خبر گذشتہ پرچہ میں سہوِ کتابت سے غلط رنگ میں شائع ہو گئی۔ یہ ہندو صرّاف دوست تھے تقسیم ملک سے قبل اور بعد بھی جماعت سے انکے خاندان کے اچھے تعلقات ہیں۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر بدر)

اعلانِ نکاح

محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مؤرخہ ۱۷-۲-۷۷ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں میرے ماموں زاد بھائی کے پوتے عزیزم ظہور احمد صاحب طاہر ابن مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش ریٹائرڈ انچارج احمدیہ شفاخانہ قادیان کا نکاح عزیزہ رشیدہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الحق صاحب درویش کے ہمراہ ساڑھے تین ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکات اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب نے اس موقعہ پر -/۵ روپے درویش فنڈ۔ -/۵ روپے شکرانہ فنڈ اور -/۵ روپے اعانت بدر میں دیئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ

خاکسار: محمد حفیظ بقا پوری۔ ایڈیٹر بدر

VARIETY
CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
Phones. 52325/52686 - P.P.
ویرائٹی چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پر۔
لیدر سول و ربر شیٹ کے سینڈل۔
زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز آپکا اپنا
مکھنیا بازار کانپور ۲۹/۴۲

سینگوں اور گھاس سے تیار کردہ دلآویز مصنوعات
سینگ اور لکڑی سے تیار کردہ پرندوں اور جانوروں کی دلآویز شکلیں
گھاس سے تیار کردہ منارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مختلف مناظر۔ دنیا بھر کی مساجد احمدیہ اور مشن ہاؤسز کی تصاویر جو تبلیغی فوائد رکھتی ہیں۔
عید مبارک کے کارڈ اور دیگر تصاویر۔
خط و کتابت کا پتہ:۔
The Kerala Horns Emporium,
T.C. 38/1582 MANACAUD
TRIVANDRUM (Kerala)
PIN. 695009.
PHONE NO: 2351
P.B. NO: 128
CABLE.. "CRESCENT"

ھر قسم اور ھر ماڈل
کے موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس
کی خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے
آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32. Second Main Road,
C-I-T- COLONY
MADRAS - 600004
Phone No. 76360.

ضروری اعلان بابت انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

نظارت ہذا میں بعض جماعتوں کے عہدیداران کے انتخاب برائے آئندہ تین سال ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء کی رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں۔ جن سے یہ معلوم نہیں ہوتا ہے کہ متعلقہ جماعت کے عہدیداران کا انتخاب کرانے والے دوست نے بزرگان کے ارشادات اور قواعد و ضوابط کو ملحوظ رکھا ہے یا نہیں؟ کیونکہ اس بارہ میں واضح طور پر کوئی تصدیق رپورٹ میں درج نہیں ہے۔ اگر جماعت کے صدر کے عہدہ کیلئے نئے دوست کو قرآن مجید باترجمہ نہیں آتا ہے تو اس کی وجہ کیا ہے؟ یا اس عہدہ کے لئے پیش کئے گئے ناموں میں سے کس کس دوست کو قرآن مجید باترجمہ آتا ہے اس کی صراحت ہونی ضروری ہے۔ اسی طرح دیگر سیکرٹریان کے لئے بھی جو قرآن مجید ناظرہ جاننے کے بارہ میں ارشاد ہے، نئے منتخب شدہ عہدیدار اس شرط کو بھی پورا کر رہے ہیں یا نہیں؟ عدم وضاحت کی صورت میں نظارت ہذا کو مزید خط وکتابت کرنی پڑے گی۔ اور منظوری انتخاب میں بلاوجہ تاخیر ہوگی۔ لہٰذا انتخاب کی کارروائی کی تکمیل کرنے والے احباب مندرجہ بالا شرائط کی تکمیل کی ضرور وضاحت فرما دیں۔ نیز جن جماعتوں نے پہلے نامکمل رپورٹ بھجوائی ہے وہ بھی جلد یہ رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

ضروری اعلان بابت انتخاب عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

عہدیداران مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے آئندہ دوسالہ انتخابات ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء تک مکمل ہو جانے چاہئیں۔ نئے عہدیداران یکم مئی ۱۹۷۷ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء تک کام کریں گے۔ لہٰذا اس تاریخ سے قبل تک انتخاب کروا کر دفتر ہذا سے منظوری حاصل کر لی جانی ضروری ہے۔ اُمراء و صدر صاحبان اپنی اپنی جماعت کے نئے عہدیداران خدام الاحمدیہ بھارت کا حسب قواعد انتخاب کروا کر اس کی مفصل رپورٹ دفتر ہذا میں بغرض ضروری کارروائی بھجوا دیں۔

قائد یا زعیم کے انتخاب سے متعلق مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھنے ضروری ہیں۔

(۱) قائد کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع۔ امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہیئے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی ضروری ہوگی۔ جس خادم کا نام انتخاب میں پیش ہو سکتا ہو ایسے خادم کی زیر صدارت انتخاب نہیں ہوگا۔ زعیم حلقہ کا انتخاب قائد مقامی یا اس کے کسی نمائندہ کی زیر صدارت ہوگا۔

(۲) قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جانے والا خادم پنجوقتہ نماز با جماعت کا پابند۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ۔ راست باز۔ دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ ڈاڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو پھر مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

(۳) قائد کا انتخاب دو سال کے لئے ہوتا ہے، اور متواتر دو دفعہ سے زائد کوئی خادم منتخب نہ ہو سکے گا۔ زعیم حلقہ کا انتخاب ایک سال کے لئے ہوتا ہے اور متواتر چار دفعہ سے زائد کوئی خادم اس عہدہ کے لئے منتخب نہ ہو سکے گا۔

(۴) یہ انتخاب اعلانیہ (مثلاً ہاتھ کھڑا کر کے) ہوگا۔ ایسے موقع پر کسی کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ نیز ایسے موقع پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں۔ کسی نہ کسی کے حق میں ضرور ووٹ دینا چاہیئے۔

(۵) انتخاب صرف قائد یا زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیدار، قائد یا زعیم نامزد کر کے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کر سکتے ہیں۔

(۶) مرکز سے منظوری آنے تک پرانے عہدیدار کام کرتے رہیں گے اس کے بعد نئے عہدیدار کام سنبھال لیں گے۔

(۷) انتخاب کی رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں مطبوعہ فارم پر آنی چاہیئے۔ انہیں انتخاب کے منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

بقیہ اخبار احمدیہ ... مع اہل وعیال و جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

قادیان ۱۹ ماہ تبلیغ (فروری) محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی بمبئی سے ۱۸ کو قادیان تشریف لائے اور آج نظارت دعوۃ و تبلیغ کا چارج لے کر کام شروع کر دیا ہے۔ واللہ الموفق لما یحب و یرضیٰ

ضروری اعلان بابت انتخاب عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت

جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان عہدیداران کے تقرر کی منظوری کی میعاد ۳۰ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اس لئے اس تاریخ سے پہلے پہلے آئندہ تین سال یعنی اکتوبر ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء ستمبر کے لئے جملہ عہدیداران لجنات اماء اللہ کا انتخاب کروا کر دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پتہ پر بھجوائیں۔ تا منظوری دی جائے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس مشاورت میں جو فیصلہ ہوا تھا، اس کی روشنی میں جناب ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کی طرف سے جماعتوں کے لئے اخبار بدر میں بارہا اعلان کیا گیا ہے۔ انہی امور کو مدنظر رکھ کر ماہ اگست ۱۹۷۷ء میں ہر لجنہ اپنا نیا انتخاب کروا لے اور منظوری مل جانے پر یکم اکتوبر ۱۹۷۷ء سے نئی عہدیداران کام سنبھال لیں گی۔ لجنہ اماء اللہ کی صدر اور دیگر عہدیداران کا جو انتخاب ہوگا اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھا جائے:-

(۱) موجودہ صدر لجنہ کا نام دوبارہ انتخاب کے لئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکے گا کہ انہیں قرآن کریم ناظرہ آتا ہو اور اپنی لجنہ کی کم از کم ۳۳ فیصدی عورتوں کو قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کا انتظام کر دیا ہے

(۲) دیگر عہدیداران کے نام بھی دوبارہ انتخاب کیلئے صرف اسی صورت میں پیش ہو سکیں گے جب کہ وہ قرآن کریم ناظرہ جانتی ہوں۔

ضروری ہدایات:-

(الف) انتخاب امیر جماعت احمدیہ مقامی یا مبلغ سلسلہ احمدیہ کی موجودگی میں پردہ کے انتظام کے ساتھ کرایا جائے۔ اور انتخاب کی رپورٹ پر ان کے دستخط ہونے ضروری ہیں۔

(ب) ایسی بہنیں جو موصی ہوں اور ان کا نام کسی عہدہ کے لئے منتخب ہو ان کے نام کے ساتھ ان کا وصیت نمبر درج کیا جائے تاکہ ان کے بقایا جات وصیت کے متعلق تحقیق کرنے میں دقت نہ ہو۔ اور ان کی منظوری بھجوانے میں تاخیر نہ ہو۔

(ج) جو بہنیں غیر موصی ہوں ان کے متعلق مقامی سیکرٹری مال سے تصدیق کروالی جائے کہ ان کے ذمہ کوئی بقایا تو نہیں۔

(د) انتخاب کروانے وقت اس بات کو مدنظر رکھنا ہے کہ کوئی عہدیدار جس کو قرآن کریم نہ آتا ہو، عہدیدار منتخب نہ ہو سکے گی۔ اس لئے انتخابی رپورٹ پر تصدیقی دستخط ہوں کہ جن عہدیداران کا انتخاب کروا کر بھجوایا جا رہا ہے وہ قرآن کریم ناظرہ جانتی ہیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

اُمراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ بھارت کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب برائے سال ۱۹۷۷ء تا ۱۹۷۹ء کروا کر مطبوعہ فارم پر مؤرخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء تک بغرض منظوری ارسال فرمائیں اور جس جماعت میں مجلس ہذا قائم نہیں ہے وہاں قائد کا انتخاب کروا کر باقاعدہ مجلس قائم کی جائے۔ اور جس جماعت میں یہ مجلس قائم ہے وہاں بھی نئی مدت کے لئے انتخاب کروا لیا جائے۔

شرائط انتخاب اسی اخبار میں دوسری جگہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے کہ جلد سے جلد ہر جماعت میں باقاعدہ مجلس خدام الاحمدیہ قائم کر کے منظوری حاصل کر لی جائے گی۔

● جملہ قائدین کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ باقاعدگی سے اپنی ماہانہ رپورٹ ارسال فرمائیں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ